Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 جمادی الاول 1427 ہجری 8 احسان 1385 ہش 8 جون 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 3 جون (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو مزید حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہلے سے بڑھ کر دنیا میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

’’اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا‘‘

ارشاد باری تعالیٰ

☆......وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (بنی اسرائیل:۳۸)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ کر نہ چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

☆......فَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان:۱۹)

ترجمہ: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یوں ہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں، متفیہق کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا متفیہق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی معالی الاخلاق......)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا، تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اسکی نکتہ چینی کی اس لیے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۹۸)

’’تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں‘ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم)

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸)

’’اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۔ ۱۳)

ہم ہمدردی کے جذبے اور مسلم امت سے محبت کی وجہ سے کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ سوچیں اور غور کریں مسلمان ممالک احمدیت اور امام الزمان کی مخالفت کی بجائے اس کے مددگار بنیں، اس پر ایمان لائیں

احمدیوں کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو مزید حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہلے سے بڑھ کر دنیا میں پہنچانے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 جون 2006 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ کی تلاوت کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء دنیا میں بھیجتا ہے تو ان کے دل اس یقین سے پُر کرتا ہے کہ زندگی کے ہر لحہ اور موڑ پر اللہ تعالیٰ ان کا معین و مددگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یقین ہی ہے جو انہیں توکل میں بڑھاتا ہے انبیاء کی جو تاریخ ہمارے سامنے ہے اور جس کی معراج ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی نصرت فرماتے ہوئے کیسے مشکل حالات اور مقامات سے انہیں نکالتا ہے پھر اس کے بعد انبیاء کے ماننے والوں کی زندگی میں ہم ایسے نظارے دیکھتے ہیں۔ پھر بعد میں جو انبیاء کی تعلیم سے چمٹے رہتے ہیں وہ لوگ یہ نظارے دیکھتے ہیں۔

فرمایا اگر ہم لغت میں دیکھیں تو ’’اَلنَّصْر‘‘ اور ’’اَلنُّصْرَۃ‘‘ کے معنی ہیں مدد، بہترین مدد اور بارش۔ یاد رکھنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ مددگار ہوتا ہے تو ایک عام انسانی سوچ والی مدد نہیں ہوتی بلکہ اس کی مدد ایسی کامل زندگی بخش اور بارش کی طرح برسنے والی ہوتی ہے جس میں کوئی سقم نہیں ہوتا اور اس مدد کے مقابل پر کوئی مخالف ٹھہر نہیں سکتا لیکن

(باقی صفحہ 12 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یاس ومحرومی سے پُر یہ مسلم سربراہ......علاج کیا ہے؟

قسط:3

گزشتہ دو اقساط سے ہم جنرل پرویز مشرف کی ۱۱راپریل 2006 کی اس تقریر کے حوالے سے کچھ عرض کررہے ہیں جو انہوں نے اسلام آباد (پاکستان) میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس میں کی تھی اور جس روز پاکستان کا بدترین بم دھماکہ ہوا تھا اور کئی علماء جس میں ہلاک ہوگئے تھے۔ ہم نے بتایا تھا کہ آج یہ بدتر حالت صرف اور صرف اس لئے ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت نے جن میں ان کے علماء، مشائخ، عام لوگ، یہاں تک کہ بادشاہان بھی شامل ہیں خدا کی طرف سے آنے والے مامور کا انکار کر رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ گزشتہ سو سال سے وہ تیزی سے شکست وادبار کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں اور غیروں کا نوالہ تر بنتے چلے جارہے ہیں۔

آج سے سو سال قبل 1902ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہان اسلام کا جو نقشہ کھینچا ہے اور باذن الٰہی اس کا جو علاج تجویز فرمایا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے یہ اقتباس بعنوان ''مابال المسلمین وما العلاج فی ھذا الحین یعنی مسلمانوں کا کیا حال ہے اور اس وقت علاج کیا چاہئے'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء عربی تصنیف ''الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری'' سے لیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ اس کتاب سے ذیل میں پیش خدمت ہے۔ فرمایا:-

ظہر الفساد فی المسلمین وصارت ککبریت احمر زمر الصالحین. ماتری فیھم اخلاق الاسلام ولا مواساۃ الکرام لا ینتھون من التخلیط. ولو بالخلیط. ویجرعون الناس من الحمیم. ولو کان احد کالولی الحمیم. ولا یکافئون بالعشیر. ولو کان اخ اومن العشیر. لا یصافون شفیقاً ولا شقیقاً ویستقلّون جزیل المُواسین. ولا یحسنون الی المحسنین. ویخیّبون الناس من عوارف. ولوکانوا من معارف. ویبخلون بما عندھم مرافقھم. ولو کان مرافقھم بل اذااجلت فیھم بصرک وکرّرت فی وجھھم نظرک. وجدت اکثر طوائف ھذہ الملۃ. قد لبسوا ثیاب الفسق وترک الدیانۃ والعفۃ. وانا نذکر ھھنا نبذاً من حالات ملوک زماننا وغیرھم من اھل الاھواء ثم نکتب بعدہ ماارادالله لدفع تلک المفاسد وتدارک الاسلام والمسلمین من السماء.

ترجمہ: مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند ہوگئے ہیں۔ ان میں نہ تو اخلاق اسلام رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی ہمدردی رہ گئی ہے۔ کسی سے بُرا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو کھولتا ہوا پانی پلاتے ہیں۔ خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو۔ اور دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو۔ اور کسی دوست اور حقیقی بھائی سے بھی سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی کو بھی حقیر سمجھتے ہیں اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے۔ اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے خواہ کیسے ہی جان پہچان کے آدمی ہوں۔ اور اپنے رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں بلکہ اگر تم دوڑاؤ اپنی آنکھ کو ان میں اور بار باران کے منہ کو دیکھو تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے کہ فسق اور بد دیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے اور ہم اس جگہ تھوڑا سا حال اپنے زمانہ کے بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہوا پرست لوگ ہیں اور پھر ہم اس علاج کو لکھیں گے جو خدا نے ان فسادوں کے دُور کرنے کے لئے ارادہ کر رکھا ہے اور نیز اسلام اور مسلمانوں کے تدارک کے لئے جو مقدر کر رکھا ہے۔

فی حالات ملوک الاسلام فی ھذہ الایام

بادشاہوں کے حالات

اعلم رحمک الله ان اکثر طوائف الملوک واولی الامروالامرۃ الذین یعدّون من کبراء ھذہ الملۃ. قدما لوالی زینۃ الدنیا بکل المیل والھمۃ. واستانسوا بانواع النعم واللھنیۃ. وما بقی لھم شغل من غیر الخمر والزمر والشھوات النفسانیۃ. یبذلون خزائن لا ستیفاء اللذات الفانیۃ. ویشربون الصھباء جھرۃً علی شاطئ الانھار المصرّدۃ. والمیاہ الجاریۃ. والاشجار الباسقۃ والا ثمار الیانعۃ. والازھار المنورۃ. جالسین علی الانماط المبسوطۃ. ولا یعلمون ماجری علی الرعیۃ والملۃ. لیس لھم معرفۃ بالقانون السیاسی وتدبیر مصالح الناس. وما أعطی لھم حظ من ضبط الامور والعقل والقیاس. والذین یُتخیرون لتادیبھم فی عھد الصبا. فھم یرغبونھم فی الخمر والزمر وعلی منادمۃ علی الرُبی. سیّما فی اوقات المطر وعندھزیز نسیم الصبا. کذالک یقربون حرمات الله ولا یجتنبون. ولا یؤدّون فرائض الولایۃ ولا یتقون. ولذالک یرون ھزیمۃ علی ھزیمۃ.

ترجمہ: جان لے خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگان دین اور حامیان شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دُنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انہیں اور کوئی کام ہی نہیں وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کیلئے خزانے خرچ کرڈالتے ہیں۔ اور شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر، اور کوئی خبر نہیں کہ رعیت اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ انہیں امور سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور اور عقل اور قیاس سے انہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ اور جو لوگ بچپن میں اُن کے اتالیق بنائے جاتے ہیں وہی اُنہیں شراب اور باجوں اور پہاڑوں پر مے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت۔ اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور اُن سے بچتے نہیں۔ اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں۔

وتراھم کل یوم فی تنزل ومنقصۃ. فانھم اسخطوا ربّ السماء. وفُوض الیھم خدمۃ فما ادوھا حق الاداء. أتزعمون انھم خلفاء الاسلام. کلّا بل ھم اخلدوا الی الارض وانّی لھم حظّ من التقوی التام. ولذالک ینھزمون من کل من نھض للمخالفۃ ویولّون الدبر مع کثرۃ الجُند والدولۃ والشوکۃ. وماھذا الا اثر السخط الذی نزل علیھم من السماء بما أثروا شھوات النفس علی حضرۃ الکبریاء. وبما قد مواعلی الله مصالح الدنیا الدنیّۃ. وکانوا عظیم النھمۃ فی لذاتھا وملاھیھا الفانیۃ. ومع ذالک کانوا اساری فی ذمیمۃ النخوۃ والعجب والریاء. الکسالیٰ فی الدین والفاتکین فی سبل الاھواء فکیف یعطیٰ لسقط جلّی ومکرمۃ. وکیف یوھب لفُضلۃ فضیلۃ ومرتبۃ.

ترجمہ:- اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو ان کی مخالفت کیلئے اُٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے ان پر برستی ہے۔ اس لئے کہ اُنہوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کرلیا اور ناچیز دُنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کرلیا۔ اور دُنیا کی فانی لہو ولعب اور لذتوں میں سخت حریص ہوگئے۔

اور ساتھ اس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خودنمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں۔ سو ایک پست ہمت کو بزرگی کیونکر دی جائے اور ایک فضلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیونکر مرحمت ہو۔

فانھم بسأوا بالشھوات. ونسوارعایاھم ودینھم وما ادّوا حق التکفل والمراعات. یحسبون بیت المال کطارف اوتالد ورثوہ من الاباء. ولا ینفقون الاموال علیٰ مصارفھا کما ھو شرط الاتقاء ویظنون کانھم لایسئلون والی الله لایرجعون فیذھب وقت دولتھم کاضغاث الاحلام والفئ المنتسخ من الظلام. ولو اطلعت علی افعالھم لاقشعرت منک الجلدۃ. واستولت علیک الحیرۃ ففکروا أھولاء یشیدون الدین ویقومون لہ کالناصرین أھولاء یھدون الضالین ویعالجون العمین. کلا بل لھم اغراض دون ذالک فھم یعملون بھا مصبحین وممسین مالھم ولا حکام الشریعۃ بل یریدون ان یخرجوا من ربقتھا ویعیشوا بالحریۃ واین لھم کالخلفاء الصادقین قوۃ العزیمۃ وکا لا تقیاء الصالحین قلب متقلب مع الحق والمعدلۃ.

ترجمہ:- اس لئے کہ انہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کردیا۔ اور پوری خبرگیری نہیں کرتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط ہے۔ اور گمان کرتے ہیں کہ اُن سے پرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا سو اُن کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گذر جاتا ہے۔ یا اُس سایہ کی طرح جسے تاریکی دُور کردیتی ہے۔ اگر تم اُن کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجائیں اور حیرت تم پر غالب آجائے۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اُس کے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ اُن کے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنہیں صبح اور شام پورے کرتے ہیں

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نماز کو خوب سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔

وحدت ہمارے اندر اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ہم اپنی باجماعت نمازوں کا اہتمام کرتے چلے جائیں گے۔

اپنی عبادتوں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے عمل کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اپنے ساتھ انسانیت کی تکلیفوں کو بھی دور کرنے کا باعث بن سکیں۔

اس بات کا جائزہ لیں کہ سو فیصد جماعتی عہدیداران نظام وصیت میں شامل ہوں۔ چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 14/اپریل 2006ء بمطابق 14/شہادت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الہدیٰ سڈنی (آسٹریلیا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ 20-22 سال میں جماعت احمدیہ کے افراد کی ایک بہت بڑی تعداد اس ملک میں آئی ہے۔ گو اس لحاظ سے تو بہت بڑی نہیں جس طرح دوسرے ملکوں میں گئی ہے لیکن خاصی تعداد یہاں بھی آئی ہے۔ لیکن اس ملک میں احمدیت کا آغاز آپ لوگوں کے یہاں آنے سے نہیں ہوا، اس جگہ کی احمدیت کی تاریخ صرف 20-22 سال پرانی نہیں ہے، بعض کو شاید علم نہ ہو کہ آسٹریلیا میں احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں 1903ء میں آئی ہے۔ اور حضرت صوفی موسیٰ خان صاحبؓ کو قبول احمدیت کی توفیق ملی گویا اس ملک میں احمدیت کا پودا لگے سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان بزرگ کو جنہوں نے اس وقت احمدیت قبول کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جو بیعت کی قبولیت کا خط ملا اور اس میں جو ہدایات درج تھیں وہ آج بھی ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور اگر آپ ان ہدایات کو پلے باندھ لیں تو اس ملک میں رہتے ہوئے جہاں آپ اپنا تعلق خدا سے بھی جوڑ رہے ہوں گے ایسا تعلق جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا ہوتا ہے اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خود اپنے بندے کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ بندہ سوتا ہے تو خدا اس کی خاطر جاگتا ہے، بندہ دشمن میں گھرتا ہے تو خدا اس کی حفاظت فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے بندے کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ایسی ایسی جگہوں سے ایسے ذرائع سے اس کی ضروریات پوری کرتا ہے کہ بندے کو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اپنی طاقتوں کی جو تصویر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھائی ہے، ہمیں بتائی ہے، اپنے وجود کا جو فہم اور ادراک ہمیں دیا ہے وہ صرف ایسی چیز نہیں کہ صرف قرآن کریم میں ہی درج ہے جس کا کسی کو تجربہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے خالص بندے اس بات کا تجربہ رکھتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ہمیں اس کے کئی نمونے نظر آتے ہیں۔ اور پھر اس دنیا کے انعاموں کے ساتھ ایسے بندے جو خدا کی طرف جھکنے والے ہوں ان کی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق عاقبت بھی سنور جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اس دنیا سے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ دائمی جنتوں کی بشارت بھی دیتا ہے۔

یہ بزرگ جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے یعنی حضرت صوفی موسیٰ خان صاحب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً نیک انجام کی خبر دی تھی۔ تو یقیناً آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر مکمل ایمان اور اپنی عملی حالت کو ان نصائح کے مطابق ڈھالنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہوگی، ان نصائح کے مطابق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو لکھوائی تھیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ پر کامل اور مکمل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی تعلیم پر صدق دل سے چلنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے دنیا و آخرت کے انعاموں کا وارث بناتا ہے۔ آج بھی ہم اگر ان انعاموں کے وارث بننا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی تا کہ ہر وقت ہم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہر سکیں۔

اب مَیں ان نصائح کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حضرت صوفی صاحب کو لکھی تھیں۔

پہلی بات یہ لکھی کہ "آپ کی بیعت تو قبول ہوگئی ہے اب آپ کو چاہئے کہ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں"۔

نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر یہ کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے۔ سنوار کر ادا کرنی ہے۔ نماز کو جلدی جلدی اس لئے ادا نہیں کرنا کہ مَیں نے اس کے بعد اپنے دنیاوی جھمیلوں کو نمٹانا ہے۔ نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھا جائے اور سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھیں۔ جن گھروں میں نماز کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی ان کے بچوں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ صرف بچپنے میں ہی نہیں بلکہ بڑے ہو کر بھی، جوانی میں بھی اور اس کے بعد بھی، کہ ایک تو نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور اگر کبھی کسی دوست کے ساتھ یا ویسے ہی مسجد میں آ گئے تو بغیر اس بات کا خیال رکھے کہ وضو قائم ہے یا نہیں، اگر نماز کھڑی دیکھیں گے تو اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ظاہری اور باطنی صفائی کے لئے وضو ضروری ہے۔ اور یہ نماز سنوار کر پڑھنے کی پہلی شرط ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر اس بارے میں ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدۃ:7) کہ اے مومنو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ بھی اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ تو اس حکم سے واضح ہو گیا کہ اگر پانی کی موجودگی ہے، اسلام اتنا سخت مذہب بھی نہیں، یہ وضو کی ساری شرط پانی کی موجودگی کے ساتھ ہے۔ تو وضو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں یہ صفائی کے لئے ضروری ہے وہاں نماز میں توجہ قائم کرنے کے لئے پوری طرح ہوشیار کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور وضو کرنے کے اہتمام سے نماز سے پہلے ہی یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ مَیں اللہ کے حضور جانے لگا ہوں اور دنیاداری کو جھٹک کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ یا اس طرح پاک ہو کر حاضر ہونے کی کوشش کرنی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دھل جاتی ہیں جن کا

ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں ڈھل جاتی ہیں۔ جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔ (مسلم باب خروج الخطاء بمع ماء الوضوء)

تو یہ ہے وضو کی اہمیت۔ لیکن اس سے یہ بھی مطلب نہیں لے لینا چاہئے کہ جان بوجھ کر غلطیاں کرتے رہو، بدنظریاں کرتے رہو، دوسروں کے حقوق مارتے رہو، اپنے مفاد کے لئے دوسروں کو دھوکہ دیتے رہو اور پھر وضو کر لو تو پاک ہو گئے۔ یہ بڑا واضح حکم ہے کہ اگر تم رحمٰن کے بندے ہو تو پھر اس کا خوف بھی دل میں رکھو۔ تو جو اللہ کا خوف دل میں رکھنے والا ہو گا وہ عادی مجرم نہیں ہو گا بلکہ انجانے میں جو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں اور ان پر وہ فکر مند رہتا ہے ان سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔

پھر نماز کو سنوار کر ادا کرنے کے سلسلے میں ایک اہم بات وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ یہ وقت پر نماز پڑھنے کا احساس اور عادت ہی اس وصف کو نمایاں کرنے والی ہو گی کہ یہ انسان یا مومن بندہ نماز سنوار کر پڑھنے کی عادت اور خواہش رکھتا ہے اور اس کو عادت بھی ہے۔

نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:104) یعنی نماز یقیناً مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے اور یہ نمازوں کے اوقات پانچ مقرر کئے گئے ہیں اور بر وقت نماز کی ایک اہمیت ہے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر وقت جو نماز کا حکم ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے وہ اپنے اندر کیا اہمیت رکھتا ہے۔ ہر نماز کی اہمیت آپ نے بڑی تفصیل سے بیان فرمائی۔ اس وقت اس تفصیل میں تو جانا ممکن نہیں ہے تاہم مختصر یہ کہ انسان کی زندگی مستقل بلاؤں اور مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے اور شیطان ہر وقت حملے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ پھر انسان کی زندگی میں مختلف کیفیات اور حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ان بلاؤں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے اور شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے اور ان مختلف کیفیات اور حالات کے مطابق جو صورتحال پیدا ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرض کیا ہے کہ دن کے پانچ حصوں میں اللہ کے حضور حاضر ہوا جائے اور جہاں انسان وقت پر نماز پڑھنے کی وجہ سے ان حملوں سے محفوظ رہے گا وہاں روحانیت میں ترقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بھی ہو گا۔ پس ہر احمدی کو وقت پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنی چاہئے اس کی اہمیت پر توجہ دینی چاہئے۔

اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے اس طرف توجہ دینا اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ شیطان نت نئے طریقوں سے حملے کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل میں یہ وسوسے پیدا کرتا ہے کہ اگر تم نے اس وقت اپنا فلاں دنیاوی کام نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے اس لئے پہلے اس کام کو نمٹا لو، نماز کا بھی وقت تو ہے لیکن بعد میں اسے جمع کر کے پڑھ لینا۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ ہر زمانے میں شیطان نے مختلف طریقوں سے حملے کرنے ہیں، ہر زمانے میں انسان کی مصروفیات مختلف ہونی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ ایسی نمازیں جو تمہاری سستیوں اور جو تمہاری دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وقت پر ادا نہ ہونے کا احتمال ہو یا وہ احتمال رکھتی ہوں ان کی خاص طور پر حفاظت کرو۔ کیونکہ پھر ایک نماز سے لاپرواہی آہستہ آہستہ باقی نمازوں سے بھی غافل کر دیتی ہے۔ اس لئے فرمایا ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ (البقرۃ:239) یعنی تم تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ یہ نہیں فرمایا کہ فلاں نماز کی خاص طور پر حفاظت کرو، درمیانی نماز کی تعریف بھی مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نماز درمیانی ہے۔ جس میں دوسری ترجیحات نماز کے مقابلے میں زیادہ ہوں اور جب انسان دوسری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو تمام دوسرے دنیاوی مفادات پر ترجیح دے رہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزاروں کی ضروریات خود ایسی جگہ سے پوری فرما رہا ہو گا کہ جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا اور دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

پھر نماز میں سنوار اور نکھار تب پیدا ہو گا جب نمازیں باجماعت ادا کی جا رہی ہوں گی کیونکہ ایک مومن پر نماز باجماعت فرض ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ نماز کو قائم کرو، اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرائط کو قائم کرنے کی جو سنت ہمارے سامنے قائم فرمائی وہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی ہے۔ ہمیں نماز باجماعت کی ادائیگی کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

ایک دفعہ ایک نابینا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ مجھے راستے کی ٹھوکروں کی وجہ سے مسجد میں آنے میں دقت ہے۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پہلے تو آپ نے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا تمہیں اذان کی آواز آجاتی ہے؟ اس نے عرض کی جی آواز تو آجاتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر نماز کا حق یہ ہے کہ تم مسجد میں آ کر نماز ادا کیا کرو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا (سردی وغیرہ کی وجہ سے، موسم کی جو بھی شدت ہوتی ہے اس وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔ (مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی مکارہ)

پس ہم یہ چھاؤنیاں اپنے دلوں کی سرحد پر قائم کریں گے تو شیطان کے حملوں سے اپنے دل کو بچا کر رکھ سکیں گے۔ ورنہ شیطان تو جس طرح اس نے چیلنج دیا ہوا ہے ہر راستے پر ہمارے پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعے سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اور اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 605 جدید ایڈیشن)

نفس کی بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ یہ جو دنیا کی فکریں اور پریشانیاں ہیں ان سے چھٹکارا اسی نماز کے ذریعہ سے ملتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہ غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی مسجد میں اور ہر ہفتے کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے''۔ (لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طرہ امتیاز ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدی کو اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تمام دنیا کے احمدیوں کو اس تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ یہ ایک وحدت کی نشانی ہے پس یہ وحدت ہمارے اندر اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ہم اپنی باجماعت نمازوں کا اہتمام کرتے چلے جائیں گے۔ ایک بڑا طبقہ اس طرف توجہ دیتا چلا جائے گا۔ اصولی طور پر تو 100 فیصد احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ وحدت بھی قائم رہے گی۔

یہاں کیونکہ ہر جگہ ہماری مساجد نہیں ہیں۔ یہاں بھی شاید لوگ فاصلے پر رہتے ہوں گے تو جو لوگ مسجد میں آسکتے ہوں انہیں ضرور آنا چاہئے اور جو نہ آسکتے ہوں وہ قریب کے گھر آپس میں مل کر نماز سینٹرز قائم کریں اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا کریں۔ اسی طرح دوسرے شہر کے لوگ ہیں جہاں بہت فاصلے کی دُوری ہو وہاں گھر والے اکٹھے ہو کر نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ جس حد تک گھر اکٹھے ہو سکتے ہوں پس میں مختلف گھر اکٹھے ہو جائیں، ایک جگہ سینٹر بنالیں۔ جہاں یہ بھی ممکن نہ ہو، وہاں گھر کے سربراہ اپنے بیوی بچوں کو اکٹھا کریں اور نماز باجماعت کی اپنے گھر میں عادت ڈالیں۔ اس سے جہاں باجماعت نماز ادا کرنے کی وجہ سے نماز کا 27 گنا ثواب لے رہے ہوں گے وہاں اپنے بچوں کے دلوں میں بھی نماز کی اہمیت پیدا کر رہے ہوں گے۔ اور یہ اہمیت جب ان بچوں کی زندگیوں کا حصہ بن جائے گی تو پھر ہمیشہ نماز سنوار کر ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ پھر آپ لوگ اس فکر سے بھی آزاد ہو جائیں گے کہ کہیں ہمارے

بچے اس معاشرے کے رنگ میں نہ ڈھل جائیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو حقیقی نمازیں پڑھنے والے، اس کے حضور جھکنے والے ہیں نمازیں ان کو فحشاء سے بھی روکتی ہیں۔ نمازیں ان کی محافظ بن جائیں گی اور ان کی حفاظت کے لئے کھڑی ہو جائیں گی۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اپنی نسلوں کو بھی اگر سنوارنا ہے، بچانا ہے تو خود بھی نمازوں کی عادت ڈالیں تا کہ بچوں کو بھی عادت پڑے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر دوسری نصیحت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خط میں حضرت صوفی صاحب کو فرمائی تھی وہ تھی، استغفار بہت پڑھتے رہیں۔

اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہوئے اور آئندہ ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ اس طرح اپنے بندے کو نوازتا ہے کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں جب ہر طرف مایوسی ہو کھانے پینے سے لدا ہوا اس کا اونٹ گم جائے اور وہ اچانک اس کو مل جائے''۔

(بخاری کتاب الدعوات باب التوبة مسلم)

تو دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے استغفار سے خوش ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے استغفار کے فوائد کے مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے: ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۔اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾ (نوح:11)۔ اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے اور پھر تمہارے استغفار کرنے کا تمہیں فائدہ کیا ہوگا۔ ﴿يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا﴾ (نوح:12) یعنی اس توبہ اور استغفار کی وجہ سے جو سچے دل سے کی جائے گی وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔ تو دیکھیں انسان کتنے فوائد حاصل کر رہا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ رہا ہے اور روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ رہا ہے وہاں دنیاوی فائدے بھی حاصل ہو رہے ہیں۔

اب یہاں اس ملک میں مجھے بتایا گیا ہے کہ اس علاقے میں خاص طور پر اس صوبے میں پانی کی بڑی قلت ہے اور بعض چیزوں کے لئے پانی کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ آج دنیا میں ہر جگہ احمدی ہی ہیں جو دنیا سے مشکلات دور کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ پس اپنی عبادتوں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے عمل کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اپنے ساتھ ساتھ انسانیت کی تکلیفوں کو بھی دور کرنے کا باعث بن سکیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس روحانی پانی سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے غیروں کو بھی سیراب کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استغفار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔'' یعنی جو بخشش مانگنے والا ہے اس کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ ''لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے''۔ یعنی ایک آدمی نے کوئی گناہ کر لیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ڈھانک لے۔ ''لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعے بگڑنے سے بچاوے''۔

(ریویو آف ریلجنز جلد اول صفحہ 192-193)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ صفت قیوم کے ذریعے سے اپنے آپ کو بگڑنے سے ہمیشہ بچائے رکھیں۔ پس استغفار کا بھی ایک بہت وسیع مضمون ہے۔ اپنی روحانی اور جسمانی بقا اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لئے احمدیوں کو بہت زیادہ اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ جن انعاموں کے ہم وارث ہو چکے ہیں، ان کو تا قیامت پاتے چلے جانے والے ہوں۔

پھر آپ نے ایک نصیحت یہ فرمائی تھی کہ ''تقویٰ طہارت، اللہ رسول کی سچی فرمانبرداری میں کوشش کریں''۔

متقی وہ ہیں جو اپنے آپ کو دنیا کی لغویات سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی آ جاتے ہیں اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی آ جاتی ہے۔

پس ایک احمدی کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی زندگی کو عبادتوں سے اور اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم میں طاقت پیدا ہو۔ پس ایک متقی انسان سلجھا ہوا انسان ہے جو ہر وقت اس کوشش میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''مبارک ہے وہ جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے اور بدقسمت ہے وہ جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 99 جدید ایڈیشن)۔

پس آپ لوگ جو اس خطہ زمین میں آئے، بہت سے اس لئے یہاں آ کر پناہ گزین ہوئے کہ زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے اپنے ملک میں آپ پر زندگی کا دائرہ تنگ کیا گیا تھا۔ یہاں آ کر ذہنی یکسوئی بھی حاصل ہوئی اور مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ یہ سب باتیں اس چیز کا تقاضا کرتی ہیں کہ آپ اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں، ہر لحہ اور ہر آن خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنائے رکھیں۔ اس دنیا کی چکا چوند خدا کی یاد سے بیگانہ نہ کر دے بلکہ مزید اس کے آگے جھکنے والا بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اور اسوہ پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور آپؐ کے غلامِ صادق کی بیعت میں آ کر آپؑ کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے کامل فرمانبرداری دکھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ (یعنی جو اپنے آپ کو میری جماعت میں شامل سمجھتے ہو)۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو خود تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتئ نوح ۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

اس ضمن میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے اور ہمیشہ جماعت میں اطاعت اور فرمانبرداری کی مثالیں قائم کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد ایک ایسا انتظام فرمایا جو نظام خلافت کے ذریعے سے ہے۔ اور اس نظام خلافت کے ساتھ ایک اور بھی نظام تھا۔ ایک تو فرمانبرداری اور اطاعت کا نظام دوسرے خدا اور رسول کا پیغام پہنچانے کے لئے اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے نظام وصیت کا اجراء۔ اور آج سے تقریباً 100 سال پہلے یہ اجراء ہوا تھا۔ اور یہ جو وصیت کا نظام آپؑ نے جاری فرمایا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے آپؑ نے بے شمار دعائیں کی ہیں۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں، بلکہ جماعت کو تقویٰ پر قدم مارنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپؑ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں نصیحت کرتے ہوئے کہ:

خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ''تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰةُ هِيَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

چاہئے۔وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خداطلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا''۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد نمبر 20صفحہ307۔جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔''(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد نمبر 20صفحہ 309-308)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر 2005ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظام وصیت کو جاری ہوئے 100 سال پورے ہو گئے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا اور 2004ء کے جلسہ UK میں مَیں نے تحریک کی تھی کہ 2005ء میں 100 سال پورے ہوں گے تو کم از کم 50 ہزار موصیان ہونے چاہئیں۔تو جیسا کہ مَیں جلسہ سالانہ قادیان میں اعلان کر چکا ہوں کہ اللہ کے فضل سے یہ تعداد پوری ہو چکی ہے بلکہ اس تعداد سے بہت آگے جا چکے ہیں۔ اب تو جماعتیں اپنا اگلا ٹارگٹ پورا کرنے کی کوشش میں ہیں۔لیکن یہاں آپ لوگوں کی دلچسپی کے لئے مَیں جو بات بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں کی جو تاریخ مرتب ہوئی ہے اس کے مطابق حضرت صوفی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے اولین موصی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب وصیت کا اعلان فرمایا تو اس کے تین مہینے کے بعد ہی انہوں نے وصیت کر دی تھی اور اس طرح آپ کی وصیت مارچ 1906ء کی ہے۔ پھر اس لحاظ سے اس ملک میں یعنی اس براعظم میں نظام وصیت کے پہلے پھل کو بھی 100 سال ہو گئے ہیں۔ یہ اپریل کا مہینہ ہے۔صرف ایک مہینہ ہی اوپر ہوا ہے۔ حضرت صوفی صاحب نے یقیناً ایک تڑپ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔اور یقیناً یہ کامیاب کوشش تھی، کیونکہ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انجام بخیر ہونے کی خبر الہاماً دی تھی۔اور آپ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے بھی وارث بنے جو آپؑ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور بے شمار دعائیں ہیں جو آپ نے کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ میں ترقی دے، ایمان میں ترقی دے، نفاق سے پاک کرے تو یہ صرف اتفاق نہیں ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں 100 سال کے بعد بیرون ہندوستان کے پہلے موصی کے ملک میں یہ میرا دورہ ہے اور اس سے پہلے میں وصیت کرنے کی تحریک بھی کر چکا ہوں۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے علم بھی نہیں تھا کہ یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظام وصیت کا پہلا پھل آج سے 100 سال پہلے لگ چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہ پھل لگا اور آج سے پورے 100 سال پہلے ایک ایسا کامیاب پھل تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے تسلی بھی کروائی کہ تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا۔تو کہنا مَیں یہ چاہتا ہوں کہ بیرون پاکستان اور ہندوستان نظام وصیت کی طرف توجہ اس ملک کے احمدیوں کو اس لحاظ سے بھی خاص طور پر کرنی چاہئے کہ وہ ایک شخص تھا یا چند ایک اشخاص تھے جو یہاں رہتے تھے ان میں سے ایک نے لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر وصیت کے نظام میں شمولیت اختیار کی۔ آج آپ کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بہت زیادہ ہیں اور 100 سال بعد اور تقریباً اس تاریخ کو 100 سال بھی پورے ہو چکے ہیں اس لئے اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو کمانے والے لوگ ہیں جو اچھے حالات میں رہنے والے لوگ ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔ گو کہ اللہ کے فضل سے مجھے بتایا گیا کہ یہاں موصیان کی تعداد کافی اچھی ہے لیکن حضرت صوفی صاحب کے حالات پڑھ کر جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہاں کا ہر احمدی موصی ہو اور تقویٰ پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔ اس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔

اب سالومن آئی لینڈز (Soloman Islands) میں وہاں کے ایک نئے احمدی ہیں، انہوں نے بھی وصیت کی ہے تو جس طرح نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ بڑھیں گے ان لوگوں کو دیکھ کر آپ لوگوں کو بھی فکر ہونی چاہئے کہ کہیں یہ پرانے احمدیوں کو پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صوفی صاحب کو ان کے خط میں نمازوں میں دعائیں کرنے اور تہجد میں دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور دنیا کو حق کی پہچان کی طرف توجہ دینے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس قدر خوشی ہوتی تھی کہ کسی سعید روح کو حق پہنچے، حق کو پہچاننے کی توفیق ملے اور پھر آگے اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق ملے۔ اس کا اظہار خط کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

حضرت مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''حضرت اقدس آپ کے اخلاص اور محبت اور خداداد فہم رسا سے بہت خوش ہوئے اور آپ کے حق میں دعا فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیاوی برکت دے۔ اور آپ کی ہدایت اور تبلیغ سے بہتوں کو فائدہ دے اور ایک جماعت کے قلوب کو اس سلسلے کی طرف متوجہ کرے آمین''۔

تو اس خط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ پس یہ میدان بھی ایسا ہے جس میں ہر احمدی کو معین پروگرام بنا کر جت جانا چاہئے۔ آج دنیا کی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کو صحیح راستے کی تعیین کر کے دکھائی جائے صحیح راستہ بتایا جائے اور جو روحانی بارشیں اور فضل اور روحانی پانی کی نہریں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کی ہیں اور آپ کے لئے جاری فرمائی ہیں اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

یہ جلسے کے چند دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے میسر فرمائے ہیں کہ اس میں اپنے جائزے لیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کو اپنے سامنے رکھیں۔ اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں، اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولادوں کو بھی زمانے کی لغویات سے محفوظ رکھیں۔ پس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔ اور پھر مستقل مزاجی سے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ آپ کی تبلیغ بھی تبھی کامیاب ہو گی جب آپ کے اندر خود بھی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ان دنوں میں آپ سب کو اس لحاظ سے دعائیں کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور جو باجماعت نمازیں پڑھنے اور نوافل پڑھنے کے مواقع میسر آئیں اس میں بھی باقاعدگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے آپ کے لئے روحانی ترقی کا باعث بنے۔ آمین

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ ناروے میں

یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بابرکت تقریب

(رپورٹ:چوہدری افتخار حسین ۔جنرل سیکرٹری ۔ناروے)

جماعت احمدیہ ناروے کے تحت مورخہ 20رفروری 2006ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جس کے بعد مکرم رانا مبشر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے پیش کی۔

اس کے بعد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ جبکہ مکرم ڈاکٹر سیف الرحمٰن صاحب نے آغاز سخن کے طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھا۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے نہایت ہی خوبصورت الفاظ کا انتخاب کیا اور ایک جدت کے رنگ میں حضرت مصلح موعودؓ کو بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے رنگارنگ انمول موتیوں سے ایک حسین مالا بنائی اور آپ کے کارناموں کا اس طرح دلربا منظر پیش کیا جس طرح جگمگاتے ستاروں کے جھرمٹ میں کہکشاں کا نظارہ نظر آتا ہے۔

ملک محمود ایاز صاحب نے پیشگوئی کی مناسبت سے چند اقتباسات پیش کئے۔

اس موقع پر استفادہ کے لئے مکرم سید کمال صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے حالات بیان فرمائے اور بیت الدعا اور مسجد مبارک میں دعاؤں کی قدر و منزلت اور بہشتی مقبرہ کا تذکرہ کر کے بتایا کہ یہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آپ کی زندگی کو بالمشافہ تو نہیں دیکھا لیکن ان کی عظیم شخصیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ آپ نے حضور کے کارناموں کا مختصر تذکرہ بھی بیان کیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب ناروے نے پیشگوئی مصلح موعود کی وجہ تسمیہ بیان فرمائی۔ اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں دعاؤں کی تحریک کی یاددہانی کروائی۔

اس اجلاس میں حاضری اللہ کے فضل سے 150 تک رہی۔ الحمدللہ

❀❀❀❀❀

مسیحا تو آچکا ہے

ایڈیٹر ہفت روزہ ''نشیمن'' منیر النساء بیگم کے نام کھلا خط

محمد عظمت اللہ قریشی، بنگلور

15 جنوری کے نشیمن میں ''علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کا المیہ'' مضمون پڑھا۔ اس میں الہ آباد اور آندھرا پردیش کے ہائی کورٹوں کے فیصلوں کا ذکر ہے ان دونوں عدالتوں نے مسلمانوں کے ریزرویشن کو منسوخ کر دیا ہے اس کے علاوہ الہ آباد ہائی کورٹ نے ''علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اقلیتی ادارہ نہیں'' کا افسوسناک فیصلہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آخر مسلمان سیاست کی، ووٹ کی، حکومت کی اور قانون کی چکی میں کب تک پستے رہیں گے ہر معاملہ میں مسلمان ہی آخر کیوں کھٹک رہے ہیں۔ ہر وقت ہر معاملے میں بیچارے مسلمانوں پر ہی برق کیوں گر رہی ہے۔ مسلمان کالج قائم کرتے ہیں تو اچھا نہیں لگتا مسلمانوں کی آبادی بڑھتی ہے تو اچھا نہیں لگتا مسلمان اپنی کالونیاں بناتے ہیں تو اچھا نہیں لگتا۔ مدرسے چلاتے ہیں تو اچھا نہیں لگتا ہر چیز کھٹکتی ہے تو کیا کیا جائے۔ لالو 15 سال حکومت کرتے ہیں تو الزام لگتا ہے کہ مسلمان اس کو برسر اقتدار رکھے ہوئے ہیں لالو کو ختم کرو کانگریس حکومت کرتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ مسلمان ہی اسے کامیاب کر رہے ہیں لہٰذا اس کو ختم کرو۔ ملائم سنگھ کو مولانا ملائم سنگھ کہا جاتا ہے مسلمان ہی اس کو کامیاب کر رہے ہیں لہٰذا اس کو ختم کرو...... سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے اور کیوں ہو رہا ہے اور کب تک ہوتا رہے گا...... کوئی پارٹی یا کوئی لیڈر یہ نہیں بتاتا کہ مسلمانوں کی بہتری کیلئے آخر کونسا راستہ اختیار کیا جائے یہی مسلمانوں کا اور سیکولرازم کا المیہ ہے نہیں معلوم قدرت نے اس مسیحا کو کس پردے میں چھپا رکھا ہے جو مسلمانوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرنے اور ان کے تن مردہ میں نئی روح پھونکنے والا ہے وہ کب آئے گا اور مسلمانوں کا دلدر کب دور ہوگا۔ باتیں کرنے والے بہت ہیں مگر کام کرنے والا کوئی دکھائی نہیں دیتا۔

(نشیمن مورخہ 15 جنوری 2006 بروز اتوار بنگلور)

محترمہ منیر النساء بیگم صاحبہ! اختصار کے ساتھ عرض ہے کہ آج کی سیاست میں عدل کا بہت بڑا فقدان ہے۔ سیاست موقعہ پرستی اور ابن الوقتی کے محور پر گھومتی ہے بعض سیاستدانوں کی سرشت وخمیر ایسی ہی سیاست سے بنے ہیں اور مسلمان ان کو محور بنا کر گھوم رہا ہے۔ ان کے خوبصورت جھوٹے وعدوں اور دلفریب تقریروں پر فدا ہے۔ یہ مت بھولیں سیاستدانوں کے پیچھے کوئی نہ کوئی مولوی ضرور ہوتا ہے جو مسلمان بھیڑوں کو یکجا کر رکھ سکے۔

بار بار حق تلفی ہوتی ہے ستائے جاتے ہیں ظالموں کے ظلموں کا نشان بن کر پس جاتے ہیں جل جاتے ہیں مر جاتے ہیں آزادی سے اب تک نہ جانے کتنے ہی فسادات ہوئے کتنی ہی جانیں گئیں مگر مسلمان ہوش کے ناخن نہیں لیتے اور اپنے چہروں کو قرآن کے آئینہ میں نہیں دیکھتے اسوہ رسول کے مطابق اپنی راہیں ہموار نہیں کرتے یہ ایک ہی ایسی بدقسمت قوم ہے جو اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی بجائے مزید غلطیاں کرتی ہیں اور سارا الزام قدرت پر تھوپ کر آسمان کے بھروسہ بیٹھ جاتی ہے۔

ہر مسئلے کا کامل حل قرآن شریف میں موجود ہے مثلاً قرآن میں ہے کہ ایک سچا مومن دس دشمنوں پر بھاری ہے۔ اور اس کا مقابلہ ہو تو پچھاڑ سکتا ہے مگر دیکھنے میں تو یہ آرہا ہے کہ چند لاکھ یہودی کروڑوں مسلمانوں پر بھاری اور ناک میں دم کر رکھا ہے ایک یہودی کی جان کے بدلے سو مسلمان مارے جا رہے ہیں۔ نعوذ باللہ کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے؟ ہر جگہ ہر ملک میں یہی حال مسلمانوں کا ہے نہ وہ اپنے ملکوں میں خیریت سے ہیں نہ غیر ملکوں میں خیریت سے ہیں۔ خدا کا وعدہ تو جھوٹا نہیں ہو سکتا البتہ ہم جھوٹے ہیں یا ہم مسلمان ہی نہ رہے ہوں۔ قرآن کے پیچھے بھاگنے کی بجائے لکیر کے فقیروں کے پیچھے بھاگتے ہیں دراصل یہ اپنی بدقسمتی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

اسلام کی بنیاد توحید پر ہے

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں مرسلوں کے ذریعے اپنی توحید کو دلوں میں قائم کر کے ایمان کی حلاوت سے نوازتا ہے اور بندوں کو ایک نیا روحانی نظام عطا کرتا ہے جو دونوں جہانوں میں بندوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جیسے اس کی توحید ہے ویسے ہی اس کے بندے وحدت کی لڑی میں جڑ کر ایک رہیں۔ پھر ان بندوں پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے کامل ایمان رکھنے والوں اور اعلیٰ اعمال بجالانے والوں کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اس طرح دنیا میں خلیفے مقرر کرے گا جس طرح اس نے تم سے پہلی قوموں میں خلفاء مقرر کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ اس دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند فرمایا ہے مضبوط اور مستحکم کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو انکار اور ناشکری کا راستہ اختیار کرے گا وہ عہد توڑنے والے لوگوں میں ہوگا'' (سورۃ النور آیت ۵۶)

پیشگوئیوں کے مطابق اللہ نے آج موجودہ دور میں مسلمانوں کی کسمپرسی کو دور کرنے کیلئے خلافت راشدہ کی طرز پر خلافت کو قائم کیا اللہ تعالیٰ نے موسوی سلسلے کی طرز پر امت مسلمہ میں چودہ سو سال کے بعد ایک محمدی مسیح کو بھیجا ہے پھر خلافت کے نظام کو جاری کیا ہے اس کے بغیر ممکن نہ تھا کہ مسلمانوں میں دوبارہ خلافت قائم ہوتی۔ عالم اسلام کے موجودہ درد وکرب سے ہزاروں زیادہ درد وکرب بانی اسلام ہمارے پیارے محسن آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا کیونکہ باذن الٰہی آج کے حالات کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھولا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی گریہ وزاری اور امت کیلئے کی گئی دعائیں عرش اعظم پر اللہ تعالیٰ نے قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کے دلدر کو دور کرنے تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں مسیح موعود و مہدی معہود کو بھیج دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امت محمدیہ نے یہود ونصاریٰ کا رنگ اختیار کرنا تھا اور ان کی اصلاح مسیح نے آکر کرنی تھی۔

یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے نہیں مانتے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ سے پہلے ایلیا کا آسمان سے نزول کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ جب یہود نے حضرت عیسیٰؑ سے ایلیا کے متعلق استفسار کیا تو آپؑ نے جواب میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہی ایلیا ہے چاہو تو مانو چاہو تو نہ مانو چنانچہ یہود دو ہزار برس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر ہیں اور ساتھ ہی حضرت عیسیٰؑ اور ایلیا کے منتظر بھی۔ مسیح سے پہلے ایلیا کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں ہر سال دیوار گریہ کے پاس اس سے سر ٹکرا کر دعائیں مانگتے ہیں کہ اے خدا مسیح کو بھیج اس ایلیا کو بھیج جو مسیح سے پہلے نازل ہونا ہے سورہ فاتحہ میں یہودیوں کو مغضوب نام دیا گیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے علماء نے یہود کی ریس کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا انکار کیا اور کہا کہ مسیح کو چوتھے آسمان سے نزول کرنا ہے آپ تو قادیان میں پیدا ہوئے ہم آپ کو نہیں مانیں گے اور ان علماء نے ہندوستان بھر سے دو سو سے زیادہ کفر کے فتوے آپ کے خلاف اکٹھا کئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہود کے نقش قدم پر چل کر اور وہی رنگ اختیار کر کے یہود بن گئے۔

مولانا قاری محمد طیب صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیوبند کی مندرجہ ذیل عبارت کا مطالعہ کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے آپ لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام بھی کیا ہو سکتا تھا جس نے آج سے ۱۹ سو برس پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا اور اس لئے اُسے سولی پر چڑھانے کی فکریں کی اور دنیا کے اس آخری دور میں مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھ بیٹھے گی اور اس لئے اس کے ساتھ ہو کر مسیح ہدایت کا مقابلہ کرے گی جو صورتاً تو حضرت مسیح علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا اور حقیقتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہوگا کیونکہ حضرت مسیح حضور ہی کی نیابت کرتے ہوئے تجدید دین محمدی کے فرائض انجام دیں گے۔

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام پاکستانی ایڈیشن ۱۹۸۶ نفیس اکیڈمی کراچی صفحہ ۲۳۷)

''پس وہ مسیحا جو دو ہزار برس پہلے یہود کی اصلاح کیلئے آئے عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق جنوری میں پیدا ہو کر دسمبر 25/24 کو آسمان پر چڑھ گئے وہ تو نہیں آسکتے کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف بات ہے اور قرآن کریم اس کی نفی کرتا ہے اور دنیا کے اس آخری دورہ میں مسلمان بھی عیسائیوں کی طرح دو ہزار برس سے عیسیٰؑ کو زندہ مان کر ان کی طرح ضلالت اختیار کریں گے اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ ہو کر ان کا رنگ اختیار کر کے مسیح ہدایت کا مقابلہ کریں گے۔ جو صورتاً تو حضرت مسیح علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا اور حقیقتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہوگا کیونکہ حضرت مسیح موعود حضور ہی کی نیابت کرتے ہوئے تجدید دین محمدی کے فرائض انجام دیں گے''۔

مسیحا تو آچکا ہے آپ اپنے دل ودماغ کے دروازے کھولیں تا کہ اس کا نور داخل ہو

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ نے ۱۸۸۲ء میں دعویٰ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع میں مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کو اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی طرف بلایا جائے چنانچہ آپ بڑے جلال کے ساتھ اور پر حکمت انداز میں کل عالم کو دین محمدیؐ کی طرف دعوت دیتے رہے اور اسلام کے دوبارہ غلبہ کا نیا دور شروع فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔

یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذاہب موجود میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کیلئے دروازہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے

(حجۃ الاسلام صفحہ 13)

آپؑ نے فرمایا:۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کیلئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔ (برکات الدعا صفحہ 34)

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے متعلق آپ نے فرمایا:۔

''ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک

ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ طبع اول)

محترمہ ایڈیٹر صاحبہ 'نشیمن' نے یہ جو لکھا ہے کہ:

"نہیں معلوم قدرت نے
مسیحا کو کس پردے میں چھپا رکھا ہے"

اس کے جواب میں عرض ہے کہ قدرت نے مسیحا کو نہیں چھپایا قدرت نے عین وقت پر مسلمانوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرنے اور ان کے تن مردہ میں نئی روح پھونکنے اور مسلمانوں کا دلدر دور کرنے کیلئے مسیحا کو 1882ء میں دنیا کے پردہ پر ظاہر کر دیا مگر آپ ہیں کہ یہود صفت علماء کے نرغہ میں آکر اپنی آنکھوں پر تعصب کی عینک چڑھائی ہے پہلے اپنے دل و دماغ کے دروازے دریچے کھولیں تا کہ آپ کی آنکھیں، آنے والے کو پہچان سکیں۔ دیکھیں آنے والے نے کیا فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"اے بندگان خدا! آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اُس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے ہاتھوں میں جوش پیدا کرتا ہے اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔

میں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں...... نہ صرف یہ ہے کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا ہے" (پیغام صلح یادداشتیں 49)

آپ نے فرمایا جنکی فطرت کو اُس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدائے تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور اُن کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا۔ سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا۔ اور ان کی بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا اُن سے وہ بھی لیا جائے گا جو اُن کے پاس پہلے تھا۔ بہت سے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ انکی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں اُن کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا اُن تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو اُن میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ وہ حاکم عین اُس وقت میں جب کہ اُس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اُس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حکم ہونا اُن پر ظاہر کر دیا لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے تب اُس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اُسے قبول نہ کیا اور اُس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حکم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا تب وہ ان کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اٹھا کر جو اُس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا برا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے اسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہئے سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کیے گئے اور اُٹھ اُٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں۔ سو انہوں نے آتے ہی اُن شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا جہاں سے انہیں وہ سزائیں مل گئیں جن کے وہ سزاوار تھے سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفاکار منکروں کا ہوگا ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹ طبع اول)

محترمہ غور کریں کیا مسلمان بادشاہوں کا حال آج ٹھیک اُس طرح کا نہیں ہے جو پیشگوئی میں بیان ہوا ہے پھر غور کریں کہ کیا کوئی جھوٹا شخص ایسی زبردست اور پر ہیبت پیشگوئیاں کر سکتا ہے نہیں تو پھر انکار کی وجہ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک رویاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"عرصہ قریباً پچیس برس کا گزر گیا ہے کہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اُس نالی پر ہزار ہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارے پر ہے اس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت ان کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھی گئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور میں اُس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کیلئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب میں اُن کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی قل مایعبؤ بکم ربی لولا دعاء کم یعنی اُن کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اُس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی۔ گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنے بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب ان فرشتوں نے سختی سے اُن بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہوگی اور اس سے بہت لوگ اپنی شامت اعمال سے مریں گے اور میں نے یہ خواب بہتوں کو سنا دی جن میں سے اکثر لوگ اب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں"

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل 1905ء میں ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے"

اور خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری ایات ونھدم مایعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم اُن کو گراتے جائیں گے اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیروزبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃً یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اُس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوطؑ کی بستی جب تک زیروزبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا "زندگیوں کا خاتمہ" اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا قال ربک انہ نازل من السماء مایرضیک رحمۃً منا و کان امراً مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی اور ضرور ہے کہ آسمان اُس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اُس کے کہ خوش قسمت ہو۔ (الوصیت صفحہ 17-18 سن 1905ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے متنبہ فرمایا۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا انمیں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈراونی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر

ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 257-256)

پھر فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں صرف پنجاب کیلئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کیلئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کیلئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰ حاشیہ)

آپ فرماتے ہیں یاد رہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضرور تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا یہی معنے اس حدیث کے ہیں جو کہ لکھا ہے کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ پس یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکال لے گا بلکہ معنے حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے نفحات طیبات یعنی کلمات اس کے جہاں کو زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ ان کا انکار کریں گے اور تکذیب سے پیش آئیں گے اور گالیاں دیں گے اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔

یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہو گا جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی اور سخت سخت زلزلے آئیں گے اور امن اٹھ جائے گا ورنہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خواہ نخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال ان پر تھاپ دی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کیلئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کیلئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وماكنا معذبين حتى نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے؟ اے غافلو تلاش تو کرو شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو...... بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آگیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے......

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۱-۳۹۹)

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوش گوار
ابن مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار
میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بہر جہاد وکارزار
(مسیح موعودؑ)

جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

”عالم اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے اسلام کی عزت و وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیمات کی طرف واپس لوٹیں۔ اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو خدا نے جس کو بھیجا ہے اُس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اُس کے بغیر یا اُس سے علیحدہ ہو کر تم ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہیں لیکن سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اُس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور اس خدا کی قائم کردہ قیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن و فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا واپس آؤ توبہ و استغفار سے کام لو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں۔ اگر تم آج خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیا میں تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی“۔

(خطبہ جمعہ ۱۳ اگست ۱۹۹۰)

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے وصال 1908ء کے بعد مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر میں خلافت راشدہ کے طرز پر خلافت کا نظام بفضلہ تعالیٰ قائم ہوا اس وقت ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور مسعود میں ہیں ساری جماعت خدا کے فضل سے ایک ہاتھ پر جمع ہے جماعت کا ایک اسلامی بیت المال ہے۔ تبلیغ کے ذریعہ ہر دن ہر سال اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر فرد جماعت اپنی آمد کا ایک متعین حصہ بطور چندہ بیت المال میں ادا کرتا ہے جس سے جماعت کے تبلیغی و فلاحی کام سرانجام پاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا کے 180 ملکوں میں قائم ہے اور دن رات اسلام کی تبلیغ اور غلبہ کیلئے کوشاں ہے اس کیلئے تلوار یا بندوق کی حاجت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا ہتھیار دعا اور خلق اللہ کی خدمت و خیر خواہی ہے پھر اسلام کی صداقت کے وہ ٹھوس اور روشن دلائل جماعت کا ہتھیار ہیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو عنایت فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کی پچاس معروف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم پیش کر چکی ہے اور ہر زبان میں پیش کرنے کی کوشش میں ہے۔ منتخب آیات قرآنیہ 132 زبانوں میں شائع ہے۔ سیرت آنحضرت ﷺ اور دیگر احادیث اور اسلامی کتب تفاسیر قرآن مجید مخالفین کے اعتراضات کے جوابات سینکڑوں موضوعات پر اسلامی لٹریچر جماعت شائع کر چکی ہے۔ اور کرتی رہتی ہے جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں ہزارہا تبلیغی مراکز موجود ہیں اور ہزارہا مسجدیں تعمیر کر چکی ہے اور اتنے ہی جماعت کے مبلغین و معلمین بھی کام کر رہے ہیں خلق اللہ کی خدمت میں بھی جماعت ایک امتیازی مقام رکھتی ہے قدرتی آفات و مصائب ہوں یا فرقہ وارانہ فسادات ہر جگہ ہر ملک میں جماعت احمدیہ صف اول میں خدمات بجالاتی ہے اس کیلئے جماعت کا ادارہ ہیومینٹی فرسٹ حرکت میں آجاتا ہے جو بین الاقوامی ادارہ کے طرز پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پسماندہ ممالک میں جماعت کے پچاسوں اسکول ہائی اسکول کالج دن رات کام کر رہے ہیں جن میں دینی و دنیوی ہر دو طرح کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا اپنا ایک سیٹلائٹ ٹی وی چینل ایم ٹی اے کے نام سے دنیا کے تمام براعظموں میں رات دن 24 گھنٹے دکھایا جاتا ہے اور اس کی نشریات دنیا کی سات زبانوں میں ہیں اس کی نشریات میں تبلیغ اسلام۔ تلاوت قرآن مجید درس قرآن مجید درس حدیث شریف۔ اسلام اور سائنس عربی اور دیگر زبانیں سکھانا خطبہ جمعہ مجلس عرفان نظمیں مشاعرے مختلف موضوعات پر تقاریر وغیرہ پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ یہ ایک ہی ایسا اسلامی چینل ہے جسے صحیح معنوں میں اسلامی چینل کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کی اشتہار بازی نہیں ہے۔

یہ مختصر تعارف ہے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا اور حضرت امام الزمان کی ہزارہا پیشگوئیوں میں سے چند ایک بطور دلیل ہم نے پیش کی ہیں۔

پس مسیحا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے ظاہر ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل نے عین ضرورت کے وقت موجودہ پر آشوب دور میں دجالی فتنوں کو مٹانے مسلمانوں کے تن مردہ میں نئی روح پھونکنے اور ان کا دلدر دور کر کے ان کو غلبہ اسلام کے ذریعہ امامت عالم عطا کرنے کیلئے ظاہر کر دیا مگر مسلمانوں نے یہود صفت علماء کے جھانسہ میں آکر اباء استکبار دکھایا تو نہ انکو دنیاوی لیڈرشپ ملی نہ روحانی لیڈرشپ ملی۔ ہر ایرے غیرے کے پیچھے ہاتھ باندھے اندھے کی طرح ٹھوکریں کھاتے جا رہے ہیں۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

یہ ہے قوم کا المیہ اور شاید قرآن شریف کے مطابق قوم ظالم بن کر امامت سے محروم ہو گئی ہے

قرآن مجید فرماتا ہے۔

”اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اُترے خدا نے کہا میں تم کو لوگوں کا امام بناؤں گا انہوں نے کہا کہ پروردگار میری اولاد کو بھی امام بنائیو۔ خدا نے فرمایا ہمارا اقرار ظالموں کیلئے نہیں ہوا کرتا“ (بقرہ آیت ۱۲۳)

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستانی قومی اسمبلی میں اسلام کے بہتر فرقوں کے نام نہاد علماء نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیکر اپنے آپ کو ناجی قرار دے لینے کی ناکام و نامراد کوششیں کی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بہتر فرقے ناری ہوں گے اور ایک تہترواں فرقہ ہو گا وہ میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا اور یہ فرقہ ناجی ہو گا ان نام نہاد علماء نے حدیث کو اُلٹ دیا اور ۷۲ کو ناجی ایک کو ناری قرار دے لیا چنانچہ حدیث کا فیصلہ ان پر لعنت بن کر پاکستان میں بھی افغانستان میں بھی جہاں بھی ان کا فتنہ ہے نار جہنم کا مزا چکھا رہا ہے یہ مخالف علماء بہتر فرقوں کو اکٹھا کر کے ان میں خلافت کو تو قائم کرنے سے قاصر رہے۔ اُلٹا اسلام کے ایک فعال فرقہ کو اپنے زعم میں کافر قرار دیکر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر کے عذاب نار کا مزا دنیا ہی میں چکھ رہے ہیں۔ پس غور کریں کیا یہ ظلم نہیں کیا یہ لوگ ظالم تو نہیں بن گئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

❀❀❀❀

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کرڈاپلی: ۱۱راپریل کو بعد نماز مغرب مکرم شیخ مطیع الرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی داؤد صاحب معلم وقف جدید، مکرم دلبر خان صاحب، مکرم انور خان صاحب، مکرم نثار محمد صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید، مکرم شیخ شفیق صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم مولوی فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد حکیم زعیم انصاراللہ کرڈاپلی)

کوئمبٹور: جنوبی ہند کے صوبہ تامل ناڈ کے مشہور صنعتی شہر کوئمبٹور میں ۶ مارچ کو ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ تامل ناڈ کے نارتھ زون کے امیر مکرم ایم بشارت احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا تلاوت قران پاک سے جلسہ شروع ہوا۔ مکرم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف حسین پہلو بیان کئے نیز آنحضورؐ پر کیئے جانے والے اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا۔

مقررین نے جہاد کی حقیقت، قرآن و حدیث اور تاریخ کے حوالوں سے مزین کرتے ہوئے انتہا پسندانہ رویہ کی تردید کی نیز عوام سے اپیل کی کہ آنحضورؐ پر کیئے جانے والے ایسے حملوں کے انسداد کے لئے سخت رویہ اور دنگہ فساد کو ترک کر کے آنحضورؐ کا حسین چہرہ دنیا کے سامنے اُجاگر کرنا چاہئے۔ کارٹون مسئلہ پر مسلمان تنظیموں کے ردعمل اور قتل کی دھمکیوں سے ہندوستان کی پر امن فضا مکدر ہو رہی ہے۔ جلسہ ہذا کو حکام اور بارسوخ شہریوں نے سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اسی شہر میں 1994 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری اور رہنمائی سے غیر احمدیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مناظرہ ہوا تھا اس وقت جماعت کے ممبران کی تعداد صرف ۱۱ تھی جبکہ اب بفضلہٖ تعالیٰ 200 سے زائد ہے۔ اس جلسہ میں صوبہ تامل ناڈو اور کیرلہ کی جماعتوں سے احباب جماعت بکثرت شامل ہوئے تھے جبکہ غیر احمدی احباب بھی جلسہ ہذا بغور سماعت کر رہے تھے۔ قبل ازیں غیر احمدیوں نے دوران جلسہ لوگوں کو ورغلانے کیلئے جماعت کے خلاف ایک اشتہار تقسیم کیا تھا اشتہار کا جواب بھی بروقت دیا گیا۔ شروع میں محترم نورالامین صاحب صدر جماعت کوئمبٹور نے استقبالیہ تقریر کی اور آخر میں محترم رفیق احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے احباب کا شکریہ ادا کیا خدام کی ایک ٹیم نے درود شریف پر مبنی ایک نظم پیش کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی میڈیا نے بہترین کوریج کی قبل ازیں بذریعہ اشتہار پورے شہر میں وسیع پیمانے پر جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا جلسہ سننے کیلئے احمدی اور غیر احمدی مستورات بھی بکثرت شامل ہوئیں۔ جماعت کی طرف سے جلسہ گاہ کے عقب میں ایک بک سٹال لگایا گیا تھا نیز جلسہ میں شرکت کرنے والے مہمانوں کیلئے طعام کا انتظام بھی تھا اور جلسہ کی تیاری و انتظام کے سلسلہ میں احباب جماعت نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین (ایم بشارت)

کٹیامہ: 12.4.06 بروز بدھ جماعت احمدیہ کٹیامہ (نومبائعین جماعت) میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ عزیز عبدالخالد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم آفاق احمد نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی تمیزالدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں دُعا کے بعد حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس اجلاس میں 20 افراد نے شرکت کی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سرکل انچارج بھاگل پور)

گڈا: مورخہ 11.4.06 کو گڈا کے زیر اہتمام احمدیہ مشن میں بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم ذاکر انصاری صاحب نے کی پھر نظم مکرم افضل الرحمٰن صاحب معلم گڈا نے بہت ہی عمدہ رنگ میں پڑھی۔ بعدہ خاکسار کے علاوہ مکرم ذاکر انصاری صاحب نے یہاں کے تبلیغ کے کام کے بارے میں روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا آخر پر نومبائعین کی تواضع کی گئی۔ احباب کی خدمت میں اس علاقے میں احمدیت کے بہت جلد غلبہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف حسین معلم جھارکھنڈ)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی کو زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی مورخہ 16 اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم سید شکیل احمد صاحب آف رانچی مکرم سید شکیل احمد آف نالا پورہ مکرم سید منورالدین صاحب ظہیر اور خاکسار کی تقریر ہوئی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا نماز مغرب وعشاء جمع ہونے کے بعد تمام حاضرین کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ (سید طفیل احمد شاہباز)

مونگھیر: مورخہ 15.4.06 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم جناب شیخ غلام احمد صاحب کے مکان پر مکرم جناب اختر حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد الرحمٰن اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر ہزاروں افراد تک پیغام حق کی رسائی کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سرکل انچارج بھاگلپور)

یادگیر: مورخہ 11 اپریل بروز منگل رات ٹھیک ۹ بجے جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری محترم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی آپ نے کارٹون کی اشاعت کے بعد ہوئے واقعات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے دُنیا کو جو تعلیم دی ہے اُس کو تمام دُنیا کے سامنے لانے کی ضرورت ہے۔

صدارتی خطاب میں محترم امیر صاحب یادگیر نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیم پر تمام احباب جماعت کو عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دُعا کروائی اس بابرکت اجلاس میں احباب جماعت بچوں و مستورات نے شرکت کی۔ دوران اجلاس تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (عبدالمنان کرلونی سیکرٹری امور عامہ یادگیر)

کیرنگ: جماعت احمدیہ کیرنگ کو تین روز تک بڑی شان کے ساتھ جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ بتاریخ ۱۱راپریل جامع مسجد کیرنگ میں مشترکہ طور پر کیا گیا۔

بتاریخ ۱۲راپریل محمود آباد کیرنگ میں۔ بتاریخ ۱۳راپریل مسجد نور محلہ دارالفضل کیرنگ میں کیا گیا۔ اللہ کے فضل سے ہر دن جلسہ کے پروگرام میں تلاوت کے علاوہ سات آٹھ تقریریں ہوئیں۔ نہایت کامیابی کے ساتھ جلسے ہوتے رہے۔ ہر جلسہ میں شیرینی شربت اور چائے کا بھی انتظام تھا۔ ناصرات اور لجنہ کی طرف سے الگ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بڑھ کر جوش اور خوشی سے جماعت کے احباب اور مستورات کو جلسہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین (اسماعیل احمد خان مبلغ سلسلہ کیرنگ)

گوالیئر: صوبہ ایم پی کا پہلا جلسہ گوالیئر میں 06-03-4 کو منعقد ہوا سرکل گوالیئر کی ۲۰ جماعتوں سے تقریباً ایک ہزار مرد و زن نے شرکت کی۔ جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے نومبائعین نے شرکت کی۔ خاکسار کی صدارت میں جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ہوا۔ بعدہٗ نظم پڑھی گئی اور مکرم آزاد حسین صاحب معلم نے نماز کی اہمیت کے بارہ میں تقریر کی۔ مکرم مولوی افضل خان صاحب نے ہندو مذہب کے بارہ میں تقریر کی۔ اس جلسہ میں افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت اور ہندو بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ مکرم محترم نائب ناظر صاحب نے پر عالمانہ تقریر کی بعدہٗ بعض ہندو بھائیوں نے جماعت کے تعلق سے اپنے بہترین خیالات کا اظہار کیا اور پھر دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا اور تمام افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ اس جلسہ میں تمام معلمین کرام سرکل گوالیئر اور صدر صاحب جماعت کریلی نے خاص تعاون کیا۔ اللہ سے دُعا ہے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور جماعت کی ترقی کا باعث بنے۔ (رئیس الدین احمد خان مبلغ سلسلہ گوالیئر M.P)

ساونت واڑی: جماعت احمدیہ ساونت واڑی مہاراشٹر نے مورخہ 14/4/06 کو بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ مکرم پرویز خان صاحب سیکرٹری مال ممبئی نے جلسہ کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم، نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پھر ایک نظم اور تین تقاریر ہوئیں۔ آخر میں صدر صاحب نے چند نصیحتیں کیں اور دُعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عبدالرحمٰن بنگالی معلم سلسلہ وقف جدید بیرون ساونت واڑی)

ناصر آباد: تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیٹیوٹ ناصر آباد کشمیر نے حسب دستور امسال مورخہ ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء سے لیکر دس اپریل ۲۰۰۶ء تک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تقریبات کا انعقاد کیا روزانہ تلاوت و نظم کے بعد سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ طلباء و طالبات اور اساتذہ کرام نے ان مقدس تقریبات سے استفادہ کیا۔

مورخہ ۱۴راپریل ۲۰۰۶ء بروز اتوار انسٹیٹیوٹ میں اختتامی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جلسے کی صدارت مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت و چیئرمین انسٹیٹیوٹ نے کی جلسے میں منیجمنٹ ممبران کے علاوہ چند معززین ناصر آباد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ بچوں کی مٹھائی اور مدعو احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ طلباء و طالبات کے علاوہ اساتذہ کرام اور معززین ناصر آباد نے بھی تقاریر کیں۔ خاکسار نے آخر پر تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ دن کے اڑھائی بجے یہ پُر وقار جلسہ دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی ٹیوٹ ناصر آباد، کلگام کشمیر)

شموگہ: مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کے زیر انتظام پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کے بعد مورخہ 16-04-06 بوقت ۸ بجے بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا ٹور کیا گیا اس ٹور کے لئے پہلے سے یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جو خدام و اطفال پابندی کے ساتھ کلاسوں میں آئینگے اُنہی کو فوقیت دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اطفال پابندی کے ساتھ آتے رہے۔ ٹور کے لئے ملٹری کیمپ جگہ کو چنا گیا جو کہ شموگہ سے تقریباً ۳۰ کلو میٹر دوری پر واقع ہے۔ ٹور کا آغاز صبح ۸ بجے محترم صدر صاحب شموگہ کی دُعا کے ساتھ کیا گیا۔ تقریباً ۱ بجے ملٹری کیمپ پہنچے۔ ملٹری کیمپ بہت ہی خوبصورت جگہ ہے۔ اطراف سے پہاڑی سلسلہ اور ساتھ میں ایک نہر بھی بہتی ہے سب سے پہلے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں جو کہ سامعین کے لئے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ بعد میں کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا اس طرح سے نماز ظہر و عصر اپنے مقررہ وقت میں ادا کی گئی ٹھیک ۶ بجے واپسی کے لئے تیاری شروع کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹور بہت کامیاب رہا۔ (غلام عاصم الدین مبلغ سلسلہ شموگہ)

تقریب الوداعیہ و تقسیم انعامات جامعہ احمدیہ قادیان

۴؍مئی کو صبح ۱۵:۱۰ بجے جامعہ احمدیہ قادیان کی آخری کلاس درجہ سادسہ کی الوداعیہ تقریب سرائے طاہر کے وسیع ہال میں زیر صدارت مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے عزیز مبشر احمد خادم نے عربی زبان میں اور عزیز نصیر الحق نے انگلش میں تقریب کی غرض غایت بیان کرتے ہوئے مکرم محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم وحید الدین صاحب نائب ناظر تعلیم، مکرم مبشر احمد صاحب بٹ استاذ جامعہ کو اسٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ عزیز کرامت احمد نے تلاوت کی جسکا انگلش ترجمہ عزیز ظہیر الحسن نے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عربی منظوم کلام عزیز طاہر جمالی اور اسکے ساتھیوں نے سنایا۔ بعدہ عزیز مفیض الرحمان طالب علم درجہ خامسہ نے الوداعیہ پیش کیا۔ خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد عزیز نے بتایا کہ یہ وہ جامعہ ہے جسکی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۶ء میں اس لئے رکھی کہ عظیم علما اس سے تیار ہوں آج کی تقریب میں ہم اس سال جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء کو الوداع کہتے ہیں اور انکے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی عظیم خدمات کی توفیق دے۔ عزیز عارف محمد اسلم نے انگریزی میں الوداعیہ پیش کیا۔ اسکے بعد عزیز طاہر احمد بیگ طالب علم درجہ سادسہ نے جواب الوداعیہ عربی میں پیش کیا اسنے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ تعلیمی دور مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں جانے والے ہیں۔ عزیز نے اساتذہ اور انتظامیہ و پرنسپل صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے انکی تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیا۔ آخر میں عزیز نے سب ساتھیوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جواب الوداعیہ کا انگلش ترجمہ ابوالحسن طالب علم درجہ سادسہ نے پیش کیا۔

بعدہ مکرم پرنسپل صاحب نے خطاب کیا آپنے فرمایا آج ہم درجہ سادسہ کے طلباء کے الوداع کے لئے حاضر ہوئے ہیں جنکا تعلیمی دور ختم ہوا اور نئی منزل کی طرف جانے والے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اس جامعہ سے نکلنے والوں سے توقع رکھی ہے کہ وہ حضرت مولانا عبد الکریمؓ اور حضرت مولانا برہان الدینؓ جیسا ہونا چاہیے پس جو عزیز جامعہ سے فارغ ہو رہے ہیں انکو اپنا جائزہ لینا ہے کہ کیا وہ اپنے آپکو ان علما کے مطابق بنا سکے اگر بنا سکے تو بہت مبارک ہے اور جسنے کوشش کی وہ ضرور اس مقصد کو پالے گا اور جسنے کوشش نہیں کی وہ اپنا مقصد نہیں پا سکے گا۔ آپنے طلبا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپنے حضرت محمد ﷺ کا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اطاعت و فرمانبرداری کا واقعہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آقا کے حکم کی اطاعت کرنی ہے دعا کریں اور جو طاقت اللہ نے دی ہے اسے پورا کام میں لائیں کامیابی ضرور حاصل ہوگی۔ جس سلسلے نے ہم پر بہت احسان کئے ہیں اسکے ساتھ بے وفائی نہیں کرنی۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے آپکو توفیق دی آپ دوسری یونیورسٹیوں کے طالب علموں کی طرح نہیں ہیں یہاں تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو صحیح رنگ میں عالم باعمل بننے کی توفیق عطا فرمائے اور سلسلے کے بہترین خادم اور مبلغ بنائے۔

اسکے بعد مکرم شیراز احمد صاحب نے طلبا جامعہ کی طرف سے آخری کلاس کے طلبا کو تحائف پیش کئے اسی طرح درجہ حفظ سے فارغ ہونے والے طلباء کو بھی تحفہ دیا گیا۔ اسکے بعد ٹورنامنٹ کے موقعہ پر علمی و ورزشی مقابلوں اور تعلیمی سال میں کلاسز میں اول دوم آنے والے طلبا کو انعامات دئے گئے بہترین طالب علم کا انعام عزیز عاشق حسین درجہ سادسہ کو ملا۔ مکرم ناظر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ اللہ کے فضل سے یہ تقریب منعقد کی جارہی ہے سات آٹھ سال کی پڑھائی کے بعد آپنے تبلیغی میدان میں جانا ہے مکرم پرنسپل صاحب نے جو نصیحت کی اسپر پوری زندگی عمل کریں گے تو کامیاب مبلغ بن جائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جامعہ سے خطاب فرمایا تھا کہ جب آپ میدان میں جائیں گے وہاں کوئی آپکی عمر نہیں دیکھے گا انکے ذہنوں میں یہ ہوگا کہ مرکز نے ہماری تربیت کے لئے بھیجا ہے حضور نے فرمایا آپ لوگ خلیفہ وقت کے نمائندے بن کر جماعتوں میں جائیں گے کتنی بڑی ذمہ داری ہے نمائندہ کا مطلب یہ ہے کہ کس طرح حضور کام کرتے ہیں آپ کے دل میں لگن ہے کہ کس طرح اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑھ سکیں خلیفہ وقت کی سوچ کی طرح آپکی سوچ ہونی چاہیئے۔ جو بچے ابھی پڑھ رہے ہیں انکو بھی اس کے مطابق تیاری کرنی چاہیئے۔ آپکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کئی قسم کے لوگ ملیں گے غصہ کریں گے اعتراض کریں گے۔ آپنے ہر ایک سے محبت پیار اور صبر سے پیش آنا ہے تقویٰ اور نیک نمونہ اور اخلاق سے تربیت ہوگی تہجد کی طرف زور دیں دعا کریں حضور کی ہدایات پر عمل کریں گے تو آپکے کاموں میں برکت ہوگی۔ دعا، اعلیٰ اخلاق اور اچھے کام کرنے کے طریق سے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں دلوں کو کھینچنے کے لئے دعا اور نیک نمونہ کی ضرورت ہے بنیادی نصیحت یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی ہر بات سنیں سمجھ کر اسپر عمل کریں بار بار دعاؤں کے خط لکھیں رہنمائی مانگیں اپنے اندر یہ تڑپ پیدا کریں۔ خلیفہ وقت سے وابستہ رہیں انکی اطاعت کریں ہر مبلغ کے دل میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ جتنا خلیفہ وقت سے تعلق بڑھے گا اتنی کامیابی ملے گی۔ تقویٰ اور اخلاق کا معیار بڑھائیں اسکے ذریعہ ہی ہم جماعت میں شامل ہونے کا مقصد حاصل کر سکیں گے۔ اور دوسروں کو بھی اسکی طرف لاسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

حصار زون ہریانہ میں ۱۴۹ اطفال نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا

الحمد للہ کہ ہریانہ کے حصار زون میں ۳۰؍اپریل کو ۹ دیہات کے ۱۴۹ اطفال نے قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کر کے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تلاوت مکرم حافظ فرمان احمد صاحب معلم سلسلہ رتیہ نے کی۔ مکرم منصور احمد صاحب ساجد معلم جماعت سیمن نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔ جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے پڑھا بعد ازاں رتیہ جماعت کی ۴ ناصرات نے گروپ کی شکل میں قومی ترانہ پیش کیا بعدہ ۹ جماعتوں سے آئے ۱۴۹ اطفال و ناصرات کو مکرم صدر اجلاس نے سورہ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کا ابتدائی رکوع پڑھا کر قرآن مجید شروع کرایا آخر میں قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارہ میں نصیحت کی جملہ بچوں میں انعامات تقسیم کئے دعا کے ساتھ پونے دو بجے اجلاس ختم ہوا باہر کی جماعتوں سے انصار، خدام، لجنہ بچوں کے ساتھ آئے تھے۔ جنکی تعداد ۱۰۰ تھی تمام مہمانوں کو چائے و دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مکرم اجیت خان صاحب سیمن لوکل جماعت کے خدام لجنہ کی ممبرات نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ (ایوب علی خان مبلغ سرکل حصار)

بلار پور مہاراشٹرا میں مشن و مسجد کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلار پور سرکل میں دن بدن جماعت ترقی کر رہی ہے نومبائعین کی تربیت کے لئے متعدد مقامات پر مساجد و مشن ہاؤس کی تعمیر ہو چکی ہے اور بعض جگہ تعمیر جاری ہے سرکل ہذا کی ایک جماعت ''جماعت احمدیہ پاٹن'' جو کہ اس علاقہ کی ۵ جماعتوں کا مرکز ہے وہاں پر مشن ہاؤس کی اشد ضرورت تھی اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حال ہی میں یہاں پر ایک بلڈنگ کی خرید ہوئی ہے اور بلڈنگ کی سائیڈ میں خالی جگہ پر تعمیر مسجد کا کام جاری ہے (شیخ محمد اسحاق بلار پور)

میٹرک سے قبل مالی تنگی کی وجہ سے تعلیم چھوڑنے والے طلباء کے والدین توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو اپنے مکتوب گرامی VM1654 مورخہ 27.2.06 میں توجہ دلائی ہے کہ: ''احمدی طلباء کے والدین جو اپنی مالی تنگی اور غربت کی وجہ سے بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے اس لئے آپ جائزہ لیں کہ ہندوستان میں ایسے کتنے طلباء ہیں جو میٹرک سے پہلے اپنی پڑھائی چھوڑ چکے ہیں۔ اور اس کی وجوہات کیا ہیں جو بچے ہوشیار ہوں انکو پڑھانے کی طرف توجہ دیں''۔ اس ارشاد کی روشنی میں نظارت تعلیم طلباء کے والدین، زونل امراء، صدر جماعت ہائے احمدیہ، سیکرٹریان تعلیم سے عرض کرتی ہے کہ وہ ایسے تمام طلباء اور طالبات کا جائزہ لے لیں۔ اور صرف مالی تنگی کی وجہ سے تعلیم چھوڑنے والے طلباء کو سکول میں داخل کروائیں۔ جن کو مالی امداد کی ضرورت ہے وہ نظارت سے رجوع کریں ایسے طلباء کے مکمل کوائف آنے پر حسب قواعد امداد دیئے جانے کے بارے نظارت غور کرے گی انشاء اللہ۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Availabie

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

بقیہ (خلاصہ خطبہ جمعہ)

اس مدد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننا اور وہ حالت پیدا کرنا ضروری ہے جو انبیاء پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ فرمایا ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونا چاہئے جن کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے اور مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے ہم میں یہ کیفیت پیدا ہوگئی ہے؟ ایسی مدد جو ہماری زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے والی ہو۔ کیونکہ اللہ نے ایمان لانے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کا مددگار ہوگا اور اگلے جہاں میں بھی جہاں ہر چیز کی گواہی ہوگی اور جو صحیح رنگ میں اللہ کے احکام پر چلنے والے ہیں ان کی مدد کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس وقت ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق نصرت فرماتے ہوئے بخشش کا سلوک فرمائے گا اور اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے گا۔ فرمایا من حیث الجماعت تو اللہ نے اپنے انبیاء اور اپنے پیاروں کی اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ مدد فرمائی ہے اور فرماتا ہے لیکن انفرادی طور پر بھی اپنی حالتوں کو خالصۃً اللہ کے حکموں کے مطابق ڈھالتے ہوئے ہر ایک کو اللہ کی نصرت کے جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ کی اس خوشخبری اور وعدے سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ میں کامل ایمان والوں کی اس دنیا میں اور آخرت میں مدد کروں گا آج احمدی ہی ہیں جو اللہ کے اس وعدے کے حقیقی مخاطب بھی ہیں اور مصداق بھی ہیں دوسرے مسلمان جنہوں نے اس زمانے کے امام کو نہیں مانا وہ خود ہی اپنے آپ کو اس خوشخبری سے باہر نکال رہے ہیں کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے دعوے کے باوجود آپ کے بعض حکموں پر عمل نہیں کیا اور پیشگوئیوں کی تصدیق نہیں کی اور یہی وجہ ہے کہ عملی طور پر آج ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے مسلمانوں پر اس وعدے کے مطابق پورے ہوتے نہیں دیکھ رہے۔

اگر کوئی کہے کہ نہیں یہ غلط ہے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر ہمیں کوئی دکھائے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نصرت کا وعدہ کہاں ہے۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا اگر کوئی کمی اور کمزوری ہے تو مسلمانوں کے ایمان کی حالت میں ہے ورنہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ نہ ماننے والوں اور کفار کے منصوبے خاک میں نہ ملیں پس اب بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس دنیا میں دیکھنے کے لئے اور اگلے جہان میں بھی گواہوں کے کھڑے ہونے سے پہلے اس مسیح محمدی کو مانیں جس کے ماننے کے حکم کے سب سے پہلے مخاطب مسلمان ہیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت مسلمانوں پہ کس طرح نازل ہوتی ہے۔

فرمایا آج کل مسلمانوں کے تنزّل کی وجہ عملی کمزوری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار ہے ورنہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ گزشتہ انبیاء سے کئے ہوئے وعدے تو اللہ تعالیٰ پورے فرماتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمام نبیوں کے سردار ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں سے کئے گئے وعدے اللہ تعالیٰ پورے نہ فرماتا ہم ہمدردی کے جذبے اور مسلم امت سے محبت کی وجہ سے کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ سوچیں اور غور کریں مسلمان ممالک احمدیت اور امام الزمان کی مخالفت کی بجائے اس کے مددگار بنیں، اس پر ایمان لائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہر لحہ اور ہر آن مسلمانوں کا مددگار ہو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس اس سلسلہ میں پیش کرنے کے بعد مختلف انبیاء کے ساتھ اللہ کی تائید و نصرت کے واقعات پیش فرمائے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے کس رنگ میں مدد فرمائی آیات قرآنی کے حوالہ سے ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طاعون کا نشان دے کر ایک کشتی بنانے کا حکم دیا اس پر آپ نے کشتی نوح تحریر فرمائی اور ایسی تعلیم پیش کی جس پر عمل کرنے والے محفوظ رہیں گے۔ فرمایا یہ اللہ نے آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا تھا اور جب وبا پھوٹی تو لوگوں نے دیکھا کہ احمدی محفوظ رہے اور بڑی شان سے یہ الہام پورا ہوا اسی طرح اور بھی بہت سے الہامات اور واقعات اللہ تعالیٰ کی تائید کے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالفین نے جب آپ کو آگ میں جلانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی کیسے مدد کی اور مخالفین کی تمام تدابیر ناکام ہوگئیں حضور انور نے اس سلسلہ میں قرآن مجید کے حوالہ سے یہ واقعہ بھی پیش فرمایا۔ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے واقعات اور فرعون پر غلبہ کا بھی حضور نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی نصرت کے نظارے ایسے نظر آتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

فرمایا آج مسلمان نعرے لگاتے ہیں کہ فلاں فرعون ہے فلاں فرعون ہے یہ واقعات اللہ نے اس لئے یہاں فرمائے ہیں کہ اس آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی یہ نظارے دکھائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اگر فرعون پیدا ہوں گے تو ان کے سر کچلے جائیں گے آج جماعت یہ نظارے دیکھتی ہے۔ اگر مسلمانوں نے بھی یہ نظارے دیکھنے ہیں تو اپنے آپ کو کامل مومن بنانا ہوگا تب یہ نظارے نظر آئیں گے پس فرعونوں پر غالب آنے کے لئے اپنی حالتوں کو دیکھنا ہوگا کہ کہاں کہاں کمیاں ہیں اور اصل کمی تو یہی نظر آتی ہے کہ زمانے کے مصلح کا انکار کر رہے ہیں جب تک موسیٰ کے ساتھ ملکر نہیں لڑیں گے فرعون پر غلبہ نہیں حاصل ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے تا کہ اللہ کی مدد کے نظارے ہم ہمیشہ ہر لحہ اور ہر آن دیکھتے چلے جائیں خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کل یورپ کے سفر پر جانا ہے دو تین ملکوں میں اجتماعات اور جلسے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرمائے اور جس مقصد کے لئے سفر کیا جا رہا ہے اس میں کامیاب کرے۔

115 واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء
مورخہ 26-27-28 دسمبر 2006ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگلوار، بدھوار، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت:** جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر (بروز جمعہ) منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کشمیر

مجلس انصار اللہ کشمیر کا سالانہ صوبائی اجتماع امسال مورخہ ۹ اور ۱۰ جولائی بروز ہفتہ اتوار بمقام یاری پورہ منعقد ہو رہا ہے زعماء کرام مجلس انصار اللہ کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش کریں نیز وہ خود بھی اس اجتماع میں شامل ہو کر جملہ پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ اڑیسہ

مجلس انصار اللہ اڑیسہ کا سالانہ صوبائی اجتماع امسال مورخہ 8-9 جولائی بمقام جماعت احمدیہ پنکال منعقد ہو رہا ہے۔ زعماء کرام مجالس انصار اللہ اڑیسہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ نیز وہ خود بھی اس اجتماع میں شامل ہو کر جملہ پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

ضروری اعلان بابت انعامی مقالہ

جملہ قارئین بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبار بدر مجریہ 11/18 اور 25 مئی 2006 میں جو انعامی مقالہ نویسی کا اعلان نظارت نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہوا ہے اس کو کالعدم سمجھا جائے۔ اس سلسلہ میں اعلان صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی کی جانب سے ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

اخبار بدر اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں یہ بھی تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ ہے (مینجر بدر)

اخبار بدر کی قلمی و مالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں (مینجر بدر)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15959 :: میں ای ایچ نجیب ولد ای ایم حیدروس قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ تھری کراکر ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد چار سینٹ زمین ہے آبائی نمبر 202/23, 202/22 جس میں 2100sqft کے دو منزلہ مکان موجود ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 15 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان　　العبد ای ایچ نجیب　　گواہ یاسر عرفات

وصیت 15960 :: میں زبیدہ زوجہ محمد محی الدین کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ ایڈاکلنگر ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چوڑی ایک عدد طلائی 12 گرام۔ انگوٹھی دو عدد طلائی 5 گرام بالیاں دو عدد 4 گرام ہار ایک عدد 20 گرام۔ کل میزان طلائی زیورات 41 گرام قیمت اندازاً -/20500 غیر منقولہ جائیداد خاکسارہ کی ملکیت میں زمین ایک ایکڑ (سو سینٹ) اندازاً قیمت بارہ لاکھ روپے حق مہر پانچ صد روپے (47 سال پہلے) جو زمین خاکسارہ کے نام ہے اسمیں یہ رقم شامل ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　الامۃ زبیدہ　　گواہ محمد محی الدین کنجو

وصیت 15961 :: میں سی ایم شفیق احمد ولد محمد محی الدین کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ بس کنڈکٹر عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ ایڈاکلنگر ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار　　العبد شفیق احمد سی ایم　　گواہ وی محمد محی الدین کنجو

وصیت 15962 :: میں محمد محی الدین کنجو ولد محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 75 سال تاریخ بیعت 1954 ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ ایڈاکلانگرا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.05.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار کے نام 20 سینٹ زمین ہے اسکے علاوہ خاکسار کی بیوی کی والدہ کی طرف سے بیوی کو دی ہوئی کچھ زمین ہے وہ خاکسار اور بیوی دونوں کے نام ہے مگر اس میں خاکسار کی کوئی ملکیت نہیں میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/4000 ہے۔ اسکے علاوہ خاکسار تجارت کرتا ہے اس سے 1000 روپے آمد ہے۔ کل ماہانہ آمد -/5000 ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　العبد محمد محی الدین کنجو　　گواہ شفیق احمد سی ایم

وصیت 15963 :: میں مسعود احمد نیر ولد مستفیض احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ صدر انجمن احمدیہ 430 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محبوب احمد امروہی　　العبد مسعود احمد نیر　　گواہ حافظ مخدوم شریف

وصیت 15964 :: میں راحنا صدف بنت مکرم مستفیض احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزن 20g قیمت اندازاً -/12000 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مستفیض احمد　　الامۃ راحنا صدف　　گواہ محبوب احمد امروہی

وصیت 15965 :: میں رضوان احمد سلطان ولد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ صدر انجمن احمدیہ مبلغ 430 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محبوب احمد امروہی　　العبد رضوان احمد سلطان　　گواہ حافظ مخدوم شریف

وصیت 15966 :: میں امۃ القدوس ربانی زوجہ انیس احمد شیخوپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10 ہزار روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی چار عدد کڑے 65 گرام 23 کیرٹ، چین ایک عدد 20 گرام انگوٹھیاں 3 عدد 10 گرام، بالیاں ایک جوڑی 2.500 گرام۔ کل وزن 97.500 گرام قیمت 47000 روپے۔ اراضی 15 مرلہ زمین ننگل باغبانہ نمبر 23R/8 قیمت 1,50,000 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ انیس احمد شیخوپوری　　الامۃ امۃ القدوس ربانی　　گواہ سلیم احمد سہارنپوری

وصیت 15967 :: میں انیس احمد شیخوپوری ولد شریف احمد صاحب شیخوپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ پندرہ مرلہ ننگل نمبر 23R/8 قیمت اندازاً -/150000 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم احمد سہارنپوری　　العبد انیس احمد شیخوپوری　　گواہ محمد انور احمد

بش نسل انسانی کا سب سے بڑا مجرم وینز ویلا کے صدر شاویز کا بیان

دنیا میں تیل کے پانچویں سب سے بڑے ذخیرے کے مالک اور تیل فروخت کرنے والے ممالک کی عالمی تنظیم اوپیک کے رکن وینی زوئیلا کے صدر شاویز نے گزشتہ دنوں اپنے دو روزہ برطانیہ دورہ کے دوران امریکہ کی جارحانہ پالیسی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ " امریکہ کا صدر جارج ڈبلیو بش نسل انسانی کا سب سے بڑا مجرم ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ " برطانیہ اور یورپ کو اس کے پاگل پن پر روک لگانی چاہئے۔ جس کا مظاہرہ وہ جنگ کو ایران کی سرزمین تک پھیلا کر کرنا چاہتا ہے"۔ وینز ویلا کے اس ریمارک کا گریٹر لندن اسمبلی کے کونسل چیمبر میں تالیوں کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ شاویز نے مزید کہا کہ " شمالی امریکی سلطنت کے آخری دن قریب آچکے ہیں۔ اب ہمیں اس ایمپائر کو یہ کہنا چاہئے ہمیں تم سے کوئی خوف نہیں ہے تم ایک کاغذی شیر ہو"۔ برطانیہ کی قدامت پسند پارٹی کے ممبروں نے شاویز کے بیان پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا لیکن اسے بہت سنجیدگی سے نہیں لیا قدامت پسندوں کا کہنا ہے کہ وینز ویلا کے صدر کی جانب سے سستے تیل کی پیشکش دراصل " سیاسی رشوت" ہے اور کچھ نہیں۔ وینز ویلا کی فوج امریکہ کے ایف 16 لڑاکا طیاروں کا بیڑا جو 21 طیاروں پر مشتمل ہے ایران کو فروخت کرنے کے امکان پر غور کر رہی ہے۔ یہ فیصلہ امریکہ کی طرف سے وینی زویلا پر ہتھیاروں کی پابندی عائد ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ اس بات کا اعلان صدر شاویز کے اعلیٰ مشیر جنرل البرٹو موسر روجاز نے کیا ہے۔

شاویز نے لندن میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ نے ایران پر حملہ کیا تو اس کے انتہائی سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایران یا وینی زویلا پر امریکی حملے سے تیل کی منڈی میں شدید بحران پیدا ہوگا اور امریکہ سمیت دنیا میں کسی کو تیل نہیں مل سکے گا۔ شاویز نے امریکہ کی جانب سے پیشگی حملے کی دھمکی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ " امریکہ کے خلاف آواز بلند نہ کرنا بین الاقوامی برادری کی بزدلی کا ثبوت ہے"۔

عراقی جنگ کے خلاف امریکی طلباء کا مظاہرہ

جس وقت ہندوستان میں میڈیکل کالج ریزرویشن کے معاملے پر طلباء کے احتجاج میں شدت پیدا ہو رہی تھی اس وقت امریکہ کے بوسٹن کالج کے طلباء اور پروفیسروں نے عراق کی جنگ کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان کے مظاہرے کا طریقہ یہ تھا کہ جس وقت امریکی وزیر خارجہ کونڈ لیزا رائس تقریر کر رہی تھیں یہ لوگ احتجاجی بینر لئے ان کی جانب پشت کئے کھڑے تھے۔ ایک چھوٹا سا طیارہ جو ایسا بینر لئے ہوئے تھا جس پر سرخ لفظوں میں یہ لکھا تھا کہ تمہاری جنگ سے ملک کی بے عزتی ہوئی ہے۔ اوپر منڈلا رہا تھا۔ مظاہرین جو پیلے کارڈ لئے ہوئے تھے اس پر لکھا ہوا تھا کہ تیل کیلئے خون نہیں اور ہم بھی حب الوطن، ہیں، بوسٹن کالج کے طلباء اور فیکلٹی کے اراکین اس لئے برہم تھے کہ جیسوٹ کے ذریعے چلائی جانے والی یونیورسٹی نے اعلان کیا تھا کہ وہ وزیر خارجہ کو قانون کی اعزازی ڈگری دے رہی ہے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کی جانب سے جنگ کی حمایت کرنا، جیسوٹ کی امن پسندی اور حقوق انسانی کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ کالج میں کونڈ ولیزا رائس کی موجودگی کے خلاف بڑی تعداد میں کالج کے نمائندوں نے تحریری طور پر احتجاج کیا۔

انڈونیشیا کا زلزلہ: ہلاکین کی تعداد ۵ ہزار سے متجاوز

انڈونیشیا کے جزیرے جاوا میں آنے والے تباہ کن زلزلے میں مرنے والوں کی تعداد پانچ ہزار سے متجاوز ہوگئی ہے۔ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے انڈونیشیا میں ۳ ماہ کیلئے ایمرجنسی نافذ کردی ہے۔ ہندوستان کی جانب سے روانہ کیا جانے والا کئی ٹن امدادی ساز وسامان جاوا پہنچ گیا۔ وزیر اعظم منموہن سنگھ نے یقین دہانی کرائی کہ اگر ضرورت ہوگی تو ہندوستان انڈونیشیا کی مزید مدد سے گریز نہیں کرے گا۔ جاوا میں زلزلے کے متاثرین نے دوسری شب کھلے آسمان تلے شدید بارش میں گزاری۔ بارش اتنی شدید تھی کہ متاثرین کو مجبوری میں اپنے گھروں کے ملبوں میں پناہ لینی پڑی۔ بری طرح متاثر ہونے والے علاقے یوگیہ کارتا میں امداد پہنچانے کیلئے بڑے پیمانے پر امدادی کارروائی جاری ہے۔ یوگیہ کارتا میں 20 ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے اور دو لاکھ سے زائد بے گھر ہو گئے تھے۔

بدنام زمانہ گنتانا لو جیل میں 60 کمسن بچے قید ہیں

بین الاقوامی قوانین اور حقوق انسانی کے اصولوں کی علی الاعلان مخالفت کرتے ہوئے کیوبا کی بدنام زمانہ جیل گنتانا مو میں بغیر مقدمہ چلائے امریکہ نے ایسے 60 سے زائد معصوموں کو طویل عرصے سے قید کر رکھا ہے جن کی عمریں 14 سے 18 سال کے درمیان ہیں۔ ان میں وہ دس لڑکے بھی شامل ہیں جن کی عمریں قید خانے میں لائے جانے کے وقت 15-14 برس تھیں۔ اس سے قبل برطانیہ کے اٹارنی جنرل لارڈ گولڈ اسمتھ گنتانا مو جیل کو ناانصافی کی علامت قرار دیتے ہوئے اسے بند کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ جبکہ حال ہی میں امریکہ نے برطانیہ کو یقین دہانی کروائی تھی کہ اس بدنام زمانہ جیل میں کوئی کمسن قیدی نہیں۔ دریں اثنا بہت تاخیر سے ہی سہی لیکن اقوام متحدہ نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کیوبا میں واقع اپنے اذیت رسانی کے اڈے گنتانا مو جیل کو بند کردے۔ اقوام متحدہ کو سالہا سال کے بعد اب اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کیوبا میں واقع گنتانا مو جیل اور دیگر ممالک میں واقع امریکہ کے خفیہ قید خانے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

ناوابستہ ممالک نیوکلیائی معاملے میں ایران کا ساتھ دیں۔ ملیشیائی وزیر اعظم

ناوابستہ تحریک کے سربراہ ملک ملیشیا نے نیوکلیائی معاملے میں مغرب پر دوہرا معیار اختیار کرنے کا الزام لگاتے ہوئے تحریک سے وابستہ 14 ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ نیوکلیائی ٹکنالوجی پر ایران کے حق کا دفاع کریں۔

ملیشیائی وزیر اعظم عبداللہ احمد بداوی نے ناوابستہ تحریک کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو نیوکلیائی ہتھیار بنانے کی چھوٹ دینا جس کا وہ منکر نہیں اور اسی خطے میں دوسروں کو ایسا کرنے سے روکنا واضح طور پر دوہرا معیار ہے۔ بداوی نے کہا کہ اس پس منظر میں ہمیں پر امن مقاصد کیلئے ایران کے ایسے ٹکنالوجی تک رسائی کے حق کو تسلیم کرنا چاہئے۔ سرد جنگ کی جغرافیائی سیاست کے ردعمل میں 1961 میں قیام پذیر ناوابستہ تحریک سے اقوام متحدہ کے دو تہائی اراکین وابستہ ہیں اور امریکہ کے نمایاں مخالفین ایران اور شمالی کوریا بھی اس تحریک کے رکن ہیں۔ تحریک کے دیگر اراکین میں کیوبا میانمار زمبابوے بھی شامل ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ منوچہر متقی نے اس موقع پر نامہ نگاروں کے ساتھ الگ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ دوہرے معیار دوسرے ملکوں کو دھمکانے اور انسانی مسائل سے پسند ناپسند کی بنیاد پر رجوع کرنے کا زمانہ لد گیا۔ دنیا کو اب ایران کے لازمی حقوق کو تسلیم کر لینا چاہئے ناوابستہ تحریک دنیا کی آدھی آبادی اور تقریباً 85 فیصد تیل کے ذخائر رکھنے والوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

امریکہ خطرناک میزائل بنانے کی تیاری میں

امریکہ ایک ایسا میزائل بنانے جا رہا ہے جو کہیں دور دشمن کے ٹھکانے کا پتہ چلنے کے ایک گھنٹہ کے اندر اسے تباہ کر سکتا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع پنٹاگن اس کی راہ ہموار کرنے کے لئے اپنی پارلیمنٹ کانگریس کی منظوری مانگ رہا ہے۔ انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبونل کی رپورٹ کے مطابق یہ ہتھیار آبدوز والے ٹرائی ڈینٹ ۲ میزائل کے غیر نیوکلیائی ساخت کا ہوگا۔ رپورٹ میں فوجی حکام کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ اس کا استعمال دہشت گردوں کے کیمپوں کو تباہ کرنے اور دشمن کے میزائل ٹھکانوں اور عام تباہی کے ہتھیاروں کے مشتبہ ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کیلئے کیا جائے گا۔ پنٹاگن اس نظام کو ۲ برسوں کے اندر مکمل کر لینا چاہتا ہے۔ امریکی اسٹریٹیجک کمان کے چیف جنرل جیمس نے کہا کہ اس میزائل سے امریکی فوج کو بالکل صحیح نشانہ لگانے میں مدد ملے گی اور اس سے آس پاس ہونے والے نقصان میں بھی کمی آئے گی لیکن کئی امریکی ممبران پارلیمنٹ نے اس منصوبہ پر تشویش کا اظہار کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ اس سے نیوکلیائی جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

طلباء کے لئے مفید معلومات

سنٹرل پولیس آرگنائزیشن میں سب انسپکٹر کی ملازمت

بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس (سی آئی ایس ایف) سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) انڈو تبتین بارڈر فورس (آئی ٹی بی ایف) اور سشستر سیما بل (ایس ایس بی) یہ پانچوں فورسیس سنٹرل پولیس آرگنائزیشن کے تحت آتے ہیں اور مرکزی حکومت کے زیر نگراں ہیں۔ فی الواقت ان پانچوں فورسیس میں سب انسپکٹروں کی تقرری کیلئے مشترکہ تحریری امتحانات ہو رہے ہیں۔ یہ امتحانات 3 ستمبر 2006ء کو ملک کے 60 سے زائد شہروں میں منعقد ہو رہے ہیں مختلف فورسیس میں اسامیوں کی تفصیل اس طرح ہے۔ بی ایس ایف ۱۱۲، سی آر پی ایف ۵۳، سی آئی ایس ایف (۱۲۱ مرد اور ۱۰۰ خواتین) آئی ٹی بی ایف ۳۴ اور ایس ایس بل ۴۳)

تعلیمی قابلیت: کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے کسی بھی فیکلٹی میں گریجویشن (۲۳ جون ۲۰۰۶ء تک) جن طلباء کے گریجویشن کے تیسرے سال کے نتائج آئے ہیں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ انٹرویو کے وقت انہیں اپنے گریجویشن کا ثبوت پیش کرنا ہوگا) این سی سی کا B یا C سرٹیفکیٹ ہو تو بہتر ہے۔

عمر کی حد: 23 جون 2006 کو 20 سے 25 سال کی عمر ہو۔ ایس ٹی / ایس سی امیدواروں کو اپری حد میں ۵ سال جبکہ او بی سی امیدوار کو ۳ سال کی رعایت ہے۔ خواتین کی بھرتی میں بیوہ اور مطلقہ خواتین جنہوں نے دوسری شادی نہیں کی ہے وہ ۳۵ سال کی عمر تک ہوں تب بھی درخواست دے سکتی ہیں۔

تقرری کا طریقہ کار: بھرتی تحریری امتحان اور پھر پرسنالٹی ٹسٹ (انٹرویو) کے ذریعہ ہوگی۔ تحریری امتحان ۵۰۰ مارکس کا ہوگا اور یہ دو پرچوں پر مبنی ہوگا پہلا پرچہ ۴۰۰ مارکس کا ہوگا اس میں امیدوار کی ذہنی استعداد کی جانچ ہوگی اور جنرل نالج کے سوالات ہوں گے دوسرا پرچہ انگریزی زبان دانی کا ہوگا جس میں امیدوار کی تحریر اور کمیونیکشن کی جانچ ہوگی۔ یہ پرچہ ۱۰۰ مارکس کا ہوگا۔ پہلا پرچہ آبجیکٹیو ٹائپ سوالوں پر منحصر ہوگا جبکہ انگریزی کے پرچہ پر تفصیلی سوالات ہوں گے۔ پرسنالٹی ٹسٹ ۱۰۰ مارکس کا ہوگا۔ تحریری امتحان میں کامیاب اور فزیکل ٹسٹ میں کامیاب امیدواروں کو پرسنالٹی ٹسٹ (انٹرویو) کیلئے طلب کیا جائے گا۔ بعد ازاں میرٹ امیدواروں کا انتخاب ہوگا۔

امتحانی فیس: سو روپے ہے جسے سنٹرل فیس ریکروٹمنٹ اسٹیمپس (سی آر ایف ایس) کے ذریعے ادا کرنی ہے یہ اسٹیمپس آپ کے شہر کے کسی بھی بڑے پوسٹ آفس پر دستیاب ہیں اس اسٹیمپس کو درخواست فارم پر بنے خانے میں چسپاں کرا کے پوسٹ آفس کے کلرک سے کینسل کراتے ہیں۔

درخواست کی آخری تاریخ: ۲۳ جون ۲۰۰۶ء سے قبل آپ کی درخواست پہنچ جانی چاہئے۔ تھرڈ ایئر گریجویشن سے فارغ طلباء نتائج کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواست بھیج دیں اپنے گریجویشن کا سرٹیفکیٹ آپ کو انٹرویو کے وقت پیش کرنا ہے۔ **درخواست فارم:** کسی بھی ریلوے اسٹیشن یا بک اسٹال پر مع تفصیل بر دستیاب ہیں۔

بقیہ اداریہ صفحہ2سے مسلسل ملاحظہ فرمائیں

انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اُسکی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت اُن میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سادل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔

بل اليوم سرالخلافة خالية من هذه الصفات وأُلقي عليها اجساد لا ارواح فيها بل هي اردء من الاموات. وان وجودهم اعظم المصائب على الاسلام. وان ايامهم للدين انحس الايام. ياكلون ويتمتعون. ولا ينظرون الى المفاسد ولا يحزنون. ولا يرون الملة كيف ركدت ريحها وخبت مصابيحها وكذب رسولها وغُلّط صحيحها. بل تجد اكثرهم مصرين على المنهيات. المجترئين على سَوق الشهوات الى سُوق المحرمات. المسارعين بنقل الخطوات الى خطط الخطيات المتمايلين على الغيد والا غاريد وانواع الجهلات. المصبحين في خُضُلّة من العيش والممسين في انواع اللذات. فكيف يؤيدون من الحضرة. مع هذه الاعمال الشنيعة والمعصية.

بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں۔اور اُن پر جسم بلا روح بٹھائے گئے ہیں بلکہ وہ مردوں سے بھی زیادہ ردی ہیں۔اور اُن کا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہے۔اور دین کیلئے ان کے دن سخت ہی منحوس دن ہیں۔کھاتے پیتے ہیں اور خرابیوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے۔اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اُس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے۔بلکہ ان میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لے جاتے ہیں۔حرام کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں۔خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔صبح اور شام ان کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے۔جبکہ اُن کے ایسے پرمعصیت اور برے اعمال ہوں۔

بل من اول اسباب غضب الله على المسلمين وجودهذه السلاطين الغافلين المترفين. الذين اخلدوا الى الارض كالخراطين وما بذلوا لعباد الله جهد المستطيع. وصاروا كظالع وما عدوا كالطرف الضليع. ولا جل ذالك مابقي معهم نصرة السماء. ولا رعب في عيون الكفرة كما هومن خواص الملوك الا تقياء. بل هم يفرون من الكفرة. كالحمرمن القسورة وكفىٰ لالف منهم اثنان في موطن الملحمة. فما سبب هذا الجبن وهذا الادبار. الا عيشة التنعم والاتراف كالفجار. وكيف يعضدون بالنصرة والا عانة مع هذه الغواية والخيانة. فان الله لا يبدل سنته المستمرة. ومن سنته انه يؤيد الكفرة ولا يؤيد الفجرة ولذالك ترى ملوك النصارىٰ يؤيدون وينصرون. وياخذون ثغورهم ويتملكون. ومن كل حدب ينسلون. وما نصرهم الله لرحمته عليهم بل نصرهم لغضبه على المسلمين لوكانوايعلمون. وكيف أُظهر عليهم اعداء هم ان كانوا يتقون. بل لـمّاتر كوالدعاء والتعبد. ماعبأبهم ربهم فهم بماكسبوا يعذبون. وان شرالدواب قوم فسقوا بعد ايمانهم ويعملون السئيات ولا يخافون. فبما نكثوا عهدالله ونقضوا حدود الفرقان. طوّحت بهم طوائح الزمان. وخرج من ايديهم كثير من البلدان وانأتهم غفلتهم عن حقوقهم وضربت عليهم خيام اهل الصلبان نكالا من الله واخذًا من الدّيان. انهم بارزوا الله بالمعصية. فولوا الدبرمن الكفرة.

بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے۔جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے بندوں کیلئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں۔اور چست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔اسی سبب سے آسمان کی نصرت اُن کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔اور لڑائی کے میدان میں ان کے ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں۔سو اس بزدلی اور ادبار کا سبب بجز بدکاروں کی طرح عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں۔اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا۔اور اُس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ اُن کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں۔اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسلئے نصرت نہیں دی کہ وہ اُن پر رحیم ہے بلکہ اس لئے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے کاش مسلمان جانتے۔اور اگر یہ متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن اُن پر غالب کئے جاتے۔بلکہ جب انہوں نے دُعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی۔سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے ہیں اور یقیناً خدا کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ایمان کے بعد فاسق ہو جائیں اور بدکاریاں کریں اور نہ ڈریں۔خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بے عزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے اُن پر نازل ہو رہے ہیں۔اور بہت سے شہر اُن کے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔غفلت نے اُن کو حقوق سے دور کر دیا ہے اور پرستاران صلیب کے خیمے اُن کے ملکوں میں آ لگے ہیں۔یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا اور گرفت ہے از بسکہ انہوں نے بدکاریاں کر کے خدا کا مقابلہ کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار سے شکست کھا گئے۔

وما اخزاهم عداهم ولكن الله اخزاهم. فانهم عصوا امام اعين الله فاراهم مااراهم. وتركهم في آفات وما نجاهم. ووزراء هم قوم مغشوشون. ياكلون اموالهم ولايخلصون. لا يمنعونهم من التعامي والتصابي ويغمضون لهم كالفطن المتغابي. وينضحون عنهم كالمداهن المحابي. وانهم قسمان قسم كا لعقارب وقسم كالنسوان. اونقول بتبديل البيان. قسم كغُمر جاهل ما اعطى لهم حظ من العرفان. وقسم كذي غمرمتجاهل لا يريدون الا هلاك ملوكهم كالشيطان. يرون سلاطينهم يقربون حرمات الله ومناهي الشرع. ثم ينددون بانه من المباحات وليس مما يخالف طريق الورع. ويزينون في اعينهم امرا هو اقبح السيات ويريدون ان يجعلوهم كالعجماوات بل الجمادات. ولا يخرج من افواههم قول يقرب الصدق والصواب ولا يبغون في انفسهم الا الهلاك والتباب لا يذاكرون ملوكهم بما هوخير لهم في هذه ويوم المكافات. بل يتركونهم كالسباع المفترسة والحيوات. ويسعون في كل وقت من الاوقات ان ينبأ سمعهم عن اوامرالله وسنن خيرالكائنات. ولا يخوفونهم من عواقب الغفلة. ولا يؤثمونهم عند ارتكاب المعصية. فهل هم بهذه السيرة لهذه الملوك الا كحُفرة للمرجلين المتخاذلين. اوكوقودلنار اوكغشاوة على العينين لا يطفؤن أُوارهم. بل يحمدون عثارهم. ولذالك صارت ملوكهم غرضًالحصائد الالسنة. وسمواقومًا كسالى في الجرائدالمغربية. بل اجمع اهل الراى من النصارى نظراً على هذه الحالات. على ان ايامهم ايام معدودة وسيزول امرهم و امرتهم في اسرع الاوقات. واذا هلك سلطان الروم مثلا فلا سلطان بعده عندهؤلاء الذين رموا احجار الاراء والله يعلم ماكتمه وما يفعله راى في الارض وراى في السماء. فمن ذاالذى ينتبه هؤلاء. ومن يوقظ النائمين ويخبرهم من هذاالبلاء.

دشمنوں نے انہیں رسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔اسلئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے اُنہوں نے بے فرمانیاں کیں۔سو اس نے انہیں دکھایا جو دکھایا اور انہیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور اُن کے وزیر بددیانت اور خائن ہیں۔اُن کا مال کھاتے ہیں اور مخلص نہیں اور انہیں اندھا بن جانے اور غلطی کی طرف میل کر جانے سے نہیں روکتے اور تغافل شعار زیرک کی طرح چشم پوشی کرتے ہیں۔اور مداہنہ کرنیوالے بچ بچ کر چلنے والے کی طرح اُن کی حمایت اور دفاع کرتے ہیں اور ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں کچھ تو بچھوؤں کی مانند ہیں اور کچھ عورتوں کی مانند یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہتے ہیں کہ ایک حصہ تو وہ نادان جاہل ہیں جنہیں عرفان سے کچھ بھی بہرہ نہیں ملا۔اور ایک حصہ وہ ہیں جو جان بوجھ کر جاہل بنے ہوئے ہیں۔اور شیطان کی طرح اپنے بادشاہوں کی ہلاکت چاہتے ہیں دیکھتے ہیں کہ اُن کے بادشاہ خدا اور شرع کی حرام کردہ چیزوں کے نزدیک جاتے ہیں۔پھر بھی کہتے ہیں کہ یہ مباح چیزیں ہیں اور پرہیزگاری کے طریق کے مخالف نہیں اور بدکرداریوں کو ان کی آنکھوں میں سجاتے ہیں۔اور ان کو چارپائے یا پتھر بنانا چاہتے ہیں۔اور کوئی حق اور سچ بات اُن کے مونہہ سے نہیں نکلتی۔اور اپنے دلوں میں بجز ہلاکت اور تباہی کے اور کچھ نہیں ڈھونڈتے۔بادشاہوں سے ان باتوں کا تذکرہ نہیں کرتے جو اس دُنیا میں اور آخرت میں اُنکے کام آئیں بلکہ اُن کو شکاری درندوں اور سانپوں کی طرح رہنے دیتے ہیں اور ہر گھڑی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کے کان خدا کے امر اور رسول خدا کی سنت کے سننے سے دور رہیں اور غفلت کے بدانجام سے انہیں نہیں ڈراتے۔اور بدکاری کرتے وقت انہیں بدکار نہیں ٹھہراتے۔سو ایسی خصلت اور چال چلن کے لوگ ان بادشاہوں کے حق میں ایسے ہیں جیسے گڑھا لڑکھڑانے والے پاؤں کے حق میں۔یا جیسے ایندھن آگ کیلئے یا پردہ آنکھوں پر۔اُن کی پیاس کو نہیں بجھاتے بلکہ اُن کی لغزشوں کی تعریف کرتے ہیں۔اسی وجہ سے اُن کے بادشاہ لوگوں کی زبانوں کے نشانہ بنے ہوئے ہیں اور یورپ کے اخبار انہیں سست اور نالائق لکھتے ہیں۔بلکہ ان حالات کو دیکھ کر عیسائی اہل الرائے متفق ہو کر کہتے ہیں کہ ان کے دن اب تھوڑے رہ گئے ہیں۔اور بہت جلد انکا تانا پانا ادھڑنے والا ہے۔اور جب مثلاً سلطان روم ہلاک ہو گیا تو اُن رائے زنوں کے نزدیک اس کے بعد کوئی اور سلطان نہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسے جو مخفی رکھتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے ایک رائے زمین میں ہے اور ایک رائے آسمان میں۔سو اب کون ان کو جگائے اور کون سونے والوں کو بیدار کرے اور اس بلا کی خبر دے ❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 8th June 2006 Issue No. 23

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یاد دہانی

ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 ستمبر 2003ء سے چند اقتباسات

خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

(الاحزاب:۵۷)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لیکر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ میں نے یہ سب کچھ یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اگر چہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دُعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کا ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کیلئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 26-25)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو باتیں سمجھائی ہیں جن سے درود شریف پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرمایا پہلے تو تم سب یہ یاد رکھو کہ آنحضرت ﷺ کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہارے درود پڑھنے سے ہی آنحضرت ﷺ کا مقام بلند ہو رہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی ایک ایسی ہستی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔ فرمایا کہ اس میں گہرا راز ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے سے ایک ذاتی تعلق اور محبت کی وجہ سے اس دوسرے شخص کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے تو وہ اس کے وجود کا ہی حصہ بن جاتا ہے یعنی وہ محبت اور تعلق میں ایک ہو جاتے ہیں مثلاً دنیاوی رشتوں میں اب دیکھیں مثال دیتا ہوں، ماں بچے کی محبت ہے، بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ جب چلنا شروع کرتا ہے، ذرا سی ہوش اس کو آتی ہے، اگر اس کو کوئی کھانے کی چیز ملے تو وہ بعض دفعہ اس میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو اکثر ٹکڑے کی بجائے ذرّات کی شکل میں ہوتا ہے۔ وہ اس پیار اور تعلق کی وجہ سے جو اس بچے کو اپنی ماں سے ہے اپنی ماں کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کی وجہ سے ماں کا پیٹ تو نہیں بھر رہا ہوتا لیکن ایک پیار کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے ماں کو بھی اس بچے پر اتنا ہی پیار آتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر اپنے ساتھ چمٹاتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی معصوم سی حرکت پر، اس کا خیال رکھتی ہے۔ تو اس طرح کی مثالیں کم و بیش آپ کو اور بھی دنیاوی تعلقات میں، دنیاوی رشتوں میں ملتی رہیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرما رہے ہیں کہ جب محبت میں ایک ہی وجود بن جائیں تو جو فیض اس کو ملتا ہے اور جو برکتیں اس کو ملتی ہیں جس کے لئے آپ دُعا کر رہے ہوتے ہیں وہی آپ کو بھی مل رہا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں ہیں اور بے انتہا فیض ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں اور فرما رہا ہے اور فرماتا چلا جائے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ تو آپ کو بھی درود بھیجنے کی وجہ سے اس ذاتی تعلق کی وجہ سے جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل ہونے والے فیض سے اُن لوگوں کو بھی حصہ ملتا رہے گا جو ایک سچے دل کے ساتھ آپ پر درود بھیج رہے ہوں گے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ایک جوش، ایک محبت ہو جو درود پڑھتے وقت آپ کے اندر پیدا ہو رہا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کثرت سے درود شریف پڑھنے پر آپ پر جو بے انتہا برکتیں نازل ہوئیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے" وابتغوا الیہ الوسیلۃ" (مائدہ آیت ۳۶) تب ایک رت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور انکے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا ماصلیت علی محمد ﷺ

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ 128 تذکرہ صفحہ 77 مطبوعہ 1969ء)

تو اس میں آپ فرما رہے ہیں کہ کیونکہ میں اپنے پیدا کرنے والے خالق کو، مالک کو حاصل کرنا چاہتا تھا اور مجھے یہ پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا راستہ کوئی آسان راستہ نہیں۔ بڑا مشکل اور کٹھن راستوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو اس قرب کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی آپ فرماتے ہیں کہ اب مجھ تک یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے ایک ہی وسیلہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ میں نے اس سے سبق لیتے ہوئے آپ ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجا۔ اور گویا اس طرح تھا کہ میں ہر وقت اس ایک خیال میں ڈوبا رہتا تھا اور آپؐ پر درود بھیجتا رہتا تھا تو نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتانے کیلئے کہ تم بھی اب اس وسیلہ سے میرا قرب پا چکے ہو مجھے کشفی حالت میں یہ نظارہ دکھایا کہ دو آدمی جن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں، اندرونی اور بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ حاصل ہوا ہے۔ تو اندرونی اور بیرونی راستوں سے داخل ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اب اس برکت سے آپ پر ہر طرح کی برکتیں اور فضل نازل ہوتے رہیں گے اور آپ پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض جو ہے وہ پہنچتا رہے گا تو یہ ہیں درود کی برکات۔ ☆☆☆

چالیسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال چالیسواں جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 28-29-30 جولائی کو بمقام:- Oakland, Farm, Green Street, East Worldham, Alton, Hampshire, Gu34, 3AU (U.K) لندن میں منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of:
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)